جہاد (قرآنی آیات)

پارہ نمبر11 سورۃ10 آیات نمبر111/112 صفحہ نمبر266

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ [216:2]

(مسلمانو!) تم پر (اللہ کے رستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے تمہیں ناگوار تو ہوگا مگر عجب نہیں ایک چیز تمہیں بری لگے وہ تمہارے حق میں بھلی ہو۔ اور عجب نہیں ایک چیز تم کو بھلی لگے اور تمہارے لیے مضر ہو اور (ان باتوں) اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ تم نہیں جانتے۔

پارہ نمبر2 سورۃ 2 آیات نمبر216 صفحہ نمبر43

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی مشکلیں (پیش آئی ہی نہیں)۔ ان کو سختیاں اور تکالیف پہنچیں اور وہ ہلا دیے گئے۔

پارہ نمبر2 سورۃ 2 آیات نمبر214 صفحہ نمبر43

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا [71:4]

ترجمہ: مومنو! (جہاد کے لیے) ہتھیار لے لیا کرو پھر یا تو جماعت جماعت ہو کر نکلا کرو یا سب اکٹھے کوچ کیا کرو۔ پارہ نمبر5 سورۃ 4 آیات نمبر71 صفحہ نمبر115

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں کس قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔ پارہ نمبر10 سورۃ8 آیات نمبر66-65 صفحہ نمبر242

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [72:8]

جولوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال جان سے لڑے وہ جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اُن کی مدد کی وہ آپس میں دوسرے کے رفیق ہیں۔ پارہ نمبر 10 سورۃ 8 آیات نمبر 72 صفحہ نمبر 244

ترجمہ: (یہ لوگ اس طرح غفلت میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی کہے گا کہ پروردگار مجھے پھر دنیا میں واپس بھیج دے۔

ترجمہ: تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں۔ ہر گز نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے وہ اس سے زبان سے کہہ رہا ہوگا (اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہوگا) اور ان کے پیچھے برزخ ہے اُس دن تک کہ اُٹھائے جائیں گے۔

پارہ نمبر 18 سورۃ 23 آیات نمبر 100+99 صفحہ نمبر 471

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ [31:47]

ترجمہ: ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ تم میں لڑائی کرنے والے ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں کہ تمہارے حالات جانچ لیں۔ پارہ 26 سورۃ 47 آیات نمبر 31 صفحہ نمبر 698

جہاد کیا ہے اور اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے

جہاد بھی فرض ہے۔ اُسی طرح جس طرح نماز یا روزہ یا حج وغیرہ۔ اس کی اہمیت اسلام میں بہت زیادہ ہے اور میرے خیال میں شاید ہی کوئی دین کا ایسا رکن ہوگا جس کی اس رکن کے برابر اہمیت ہوگی بلکہ قرآن پاک میں ایک مکمل پارہ (10) جو صرف اور صرف جہاد کے اُوپر بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات ہیں جس میں جہاد کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر حضرت محمد ﷺ کی اپنی 63 سال کی زندگی کا جائزہ لیں تو ہمارے سامنے حقیقت خود ہی آجائے گی۔ حضور پاک نے چالیس سال تک صرف اور صرف عملی طور پر ہر لحاظ سے تبلیغ کی اور لوگوں کو نیکی کی طرف گامزن کیا اور لوگوں کو ثابت کیا کہ اُن جیسا کوئی آدمی نہیں ہے پہلے سچائی کے ساتھ نیک اِرادوں اور نیک وعدوں۔ لوگوں کی امانتوں کی

حفاظت اور دوسری سماجی برائیاں ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔لوگ انہیں صادق اور امین کے نام سے یاد کرتے اخلاق اور سچائی کا یہ عالم کہ لوگ ان کی ہر بات پر لبیک کہتے لیکن ایک ہی وجہ تھی (نبی ہونے کی بشارت) کہ سب لوگ آپ کے مخالف بن گئے۔جیسے ہی آپ نے وحی کے بعد لوگوں سے ذکر کیا تو لوگ مخالف ہونا شروع ہو گئے اور پھر جب حکم الٰہی ہوا کہ نبوت کا سہرہ آپ پر ہے اور اب آپ نے اپنے رب کا پیغام عام اور خاص لوگوں تک پہنچانا شروع کر دیں۔سب سے پہلے اپنے ہی گھر سے شروع کیا اور سبھی رشتہ داروں کو اکٹھا کیا اور سب کچھ کہہ دیا وہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔اور پوچھا کہ ہے کوئی میری بات کو ماننے والا میرا ساتھ دینے والا لیکن سوائے حضرت علیؓ کے جن کی عمر بمشکل 12 سال تھی۔انہوں نے ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔اب حکم ہوا کہ اسے مشن سمجھ کر تمام لوگوں کو دعوت اسلام دو اس لیے حضور پاک ﷺ نے صفا مروہ کی پہاڑی کے پاس اہل شہر کو اکٹھا کیا تمام لوگ حضور پاک ﷺ کی باتوں پر عمل کرنے والے تھے لوگوں کو تجسس تھا کہ آپ ﷺ آج کوئی نئی بات بتانا چاہتے ہیں۔جب تمام اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کہ اگر میں کہوں اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے تو کیا آپ مان لوگے سب نے کہا ہاں تو پھر آپ ﷺ لوگوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ میں اتنے سال آپ کیساتھ رہا ہوں لیکن کبھی میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی آج میں آپ کو بتا دوں اللہ تعالیٰ کی وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے اور قرآن پاک کی آیات میرے اُوپر اُتری ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور جیسے پہلے نبی آئے ہیں مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے نبی پسند کیا ہے اور مجھے اللہ پاک نے پیغام پہنچانے والا نبی بنایا ہے۔اللہ پاک کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔نماز قائم کرو۔الغرض تمام دین کے بارے میں آگاہی دی۔لیکن جو وہاں کے بڑے سردار تھے جو اُس علاقہ کے سردار تھے اُن میں زیادہ تر لوگ چور بازاری وعدہ خلافی اور لوگوں کا حق مارنا اور لوگوں کو ناحق قتل کرنا اور دوسروں کا حق چھین لینا اور سود جیسی معاشی

بیماریوں میں مبتلا تھے۔انہوں نے حضور پاک ﷺ کی تمام باتوں کو (نعوذ باللہ) رد کر دیا اور جو چھوٹے لوگ تھے وہ بڑوں کے ڈر سے کچھ نہ کہہ سکے۔ اگر ہم اپنی زندگی فی زمانہ دیکھیں تو آج بھی وہی صورت حال ہے۔لیکن اس زمانہ میں حضور پاک ﷺ نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ ہی اللہ پاک کے حکم کو پہنچانے میں کوتاہی کی۔چاہے آپ ﷺ کو کتنی ہی تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ایک بہت بڑا واقعہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جب آپ طائف کی بستیوں کی جانب اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر گئے تو وہاں کے لوگوں نے (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے سے انکار کیا اور لوگوں نے بدکلامی کی اور مارا پیٹا کیونکہ وہ لوگ نبی پاک ﷺ کی شان کو نہیں جانتے تھے۔اور تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک سے خون بہنا شروع ہوگیا۔تو آپ بستی سے باہر کی جانب آگئے اور ایک درخت کے سائے تلے آرام کرنے کیلئے بیٹھے تھے کہ اُسی وقت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ ﷺ۔ اگر آپ ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں پہاڑوں کے درمیان جو لوگ بستے ہیں انہیں پہاڑوں کے نیچے دبا دوں۔تو آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے یا آپ میرا مشورہ چاہتے ہیں۔تو جبرائیل نے کہا میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں آپ کی شان جانتا ہوں۔لیکن آپ ﷺ نے جبرائیل کو اس پیشکش سے منع کر دیا۔اور دُعا کی یا اللہ یہ تیرے بندے ہیں یہ مجھے نہیں جانتے اور ہوسکتا ہے ان کی پشت سے آنے والے اسلام قبول کرلیں۔یہ ایک پیش گوئی بھی تھی کیونکہ آپ ﷺ کو اس بات کا پہلے سے علم تھا یہ ایک غیب کی بات تھی جسے سامنے لانا تھا۔

یہ حضور پاک ﷺ کے نبوت کے ابتدائی عرصہ کی بات ہے لیکن جب لوگ آہستہ آہستہ دین اسلام کی طرف راغب ہوتے گئے تو ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ پاک میں اسلامی حکومت تشکیل دی اور اپنے صحابہ اکرام کی تربیت بھی کی اور لوگ آپ کی تربیت اور اخلاص کے گرویدہ ہوگئے اور ایک وقت یہ آیا کہ آپ کے وضو کا پانی بھی زمین پر نہ

گرنے دیتے تبرک سمجھ کر اپنے جسم پر لگاتے منہ کا لعاب دہن بھی زمین پر نہ گرنے دیتے اس کا مقصد یہ تھا کہ کوئی بھی نبی پاک ﷺ کی طرف کسی قسم کا اشارہ بھی کرنا توہین سمجھتے تھے۔ اور اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے تیار رہتے۔ اصل میں آپ ﷺ پر جان قربان کرنے کا مقصد یا مطلب یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ پر قربان ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں جتنی عزت آپ ﷺ کو عرب والوں نے دی ہے شائد، ہمارے لوگ نہ دے سکتے کیونکہ ہمارے لوگ بہت ہی کمزور ایمان والے ہیں۔ اُس کی واضح مثال ہمارے معاشرے میں موجود ہے۔ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نبی پاک سے عشق کرتے ہیں لیکن ان لوگوں میں سے اکثر لوگوں کو دیکھو گے کہ ہدایت یافتہ نہیں ہیں جہاد کی تربیت تو بہت دور کی بات ہے اپنی اپنی تقریروں میں جہاد کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے۔ بلکہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ جہاد کو دہشت گردی کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور ایسی تشریح کی جاتی ہے کہ لوگ جہاد کے نام سے نفرت کرنے لگیں۔ آج تک جہاد کی ایسی تشریح کرنے کیلئے بہت سے ایسے لوگ میڈیا کے سامنے لائے جاتے ہیں نہ تو انہیں دینی علم ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے پاس سے بغیر دلیل کے میڈیا چینل پر گمراہ کرتے ہیں یا ایسے لوگوں کو سامنے لایا جاتا ہے۔ جو اپنے مفاد کے شکنجے میں پھنسے ہوتے ہیں یا انہیں کسی مصلحت کے تحت بیان دینا پڑتا ہے۔ اور یقیناً پاکستان میں پاکستان کے خلاف بہت سارے ملکوں کی ایمبسی اور اُن کے کارندے جنہیں بہت سا مال ومتاع ملتا ہے اور اس کے علاوہ بہت سے بے علم جنہیں دین سے یا تو نفرت ہے یا نفرت دلائی جاتی ہے یا اُن کی تربیت اُس جیسے ماحول میں ہوتی ہے۔ اور چونکہ کلی طور پر ہم آزاد نہیں ہوئے یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہے اگر ہم آزاد ہوتے تو آج تک ہمارے ہاں برٹش نظام اور امریکن نظام چل رہا ہے۔ وہ ختم ہو جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ایسا کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے جو کہ پاکستان میں ہو چکا ہے۔ ہمارا نظام تقریباً 35 سال تک چلتا رہے گا۔ پھر شاید ہماری جان چھوڑ دیں وہ بھی اگر اسلامی جماعتیں آپس میں اکٹھی ہونگی تو

اور اپنے اختلافات جو کہ ذاتی طور پر بنائے گئے ہیں۔ لیکن بہت سی کالی بھیڑیں جو لوگوں کو اسلام سے دور کرنے کے نئے پروگرام تشکیل دے رہے ہیں اور وہ کبھی بھی تمام اسلامی جماعتوں کو اکٹھا نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ انہوں نے ہمیں ایسے چھوٹے چھوٹے مسائل میں جکڑا ہوا ہے کہ کوئی بھی اُس میں سے نکلنا چاہے بھی تو نکلنے نہیں دیا جاتا ہے۔ چاہے ہمارے ایمان کی کیفیت ختم ہوتی ہے تو ہو جائے۔ اور ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگوں کے اندر ایمان کی رمق ختم ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ لوگ اپنی گھریلو زندگی کو آسان بنانے کیلئے اپنے اپنے ایمان بیچ رہے ہیں دنیا کی تمام وہ چیزیں جس سے اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔ وہ ہم کرتے ہیں اُس وقت نہ کسی کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کہیں شرک تو نہیں کر رہا۔ کیا انسان اپنی روحانیت اپنے ہاتھوں تباہ تو نہیں کر رہا۔ دین کے احکامات کو یکے بعد دیگرے بھولایا جا رہا ہے ہمیں احساس تک نہیں ہو رہا ہے اگر کہیں کھانے پینے کا اہتمام ہو تو وہاں گہما گہمی ہو گی جہاد کی باری آئے گی تو ہم لوگوں سے فتوؤں کے بارے میں دریافت کریں گے کہ آیا یہ جہاد ہے یا دہشت گردی ہے۔ کچھ مذہبی جماعتوں نے اپنے آپ کو صرف اور صرف مسجد کی چار دیواری کو ہی دین سمجھ لیا ہے۔ اور کچھ نے وظیفہ کرنے اور وظیفہ کروانے کے چکر میں ڈال دیا ہے اور اِس قدر پوری قوم کو مختلف انداز سے گمراہ کیا جا رہا ہے لوگ بھی کتنے بیوقوف ہیں قرآن پاک کو پڑھنے کی بجائے صرف اور صرف لوگوں کی کچھ باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی کو ایک طرف رکھ دیا ہوا ہے کبھی غور نہیں کرتے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اور ہمیں کس وقت کیا کرنا ہے، اور جب عمر بڑھاپے کی طرف پہنچتی ہے تو پھر صرف اور صرف پچھتاوا رہ جاتا ہے۔ کہ میں نے اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے قوانین کے مطابق کیوں نہیں گزارا۔

آئیں قرآن پاک کا مطالعہ کریں۔ نبی پاک ﷺ کی زندگی ہمارے سب کیلئے نمونہ ہے۔ اس پر غور کریں اور دیکھیں کہ ہم کہاں غلط ہیں کونسی چیزیں چھوڑی ہوئیں ہیں اور کون

ہمیں کیا کہتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کی زندگی جو کہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

چالیس سال بڑی سادہ زندگی گزاری، نہ دھوکا، نہ جھوٹ نہ بے ایمانی۔ نہ جھگڑا۔ نہ زیادتی نہ فخر نہ آسائشی زندگی صرف عاجزی۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے آگے اور فرماں برداری صرف اللہ تعالیٰ کی۔ تعظیم اپنے سے بڑوں کی۔ رحم چھوٹوں پر۔۔ قربان ہونا اللہ تعالیٰ پر۔ اِسے ہی جہاد کہتے ہیں۔ اسے تعلیمی جہاد کہا جاتا ہے اس کے بارے میں قرآن پاک کی آیت ہے جس کی نشان دہی کی گئی ہے۔

اب نبوت کے چالیس سال گذار دیئے اب آیا وقت امتحان کا لیکن یہاں پر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ امتحان انبیاء علیہم السلام کا نہیں ہوتا اصل میں سبق امتیوں کے لیے ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے انہیں بنایا ہی اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے لیکن ہم پر جب کوئی امتحان دین کو بچانے کیلئے آ جائے یا نبی پاک ﷺ کی ذات پر کوئی حرف آتا ہے تو ہم یا تو خاموشی اختیار کر لیتے ہیں یا حکومت کے کندھوں پر بات ڈال دیتے ہیں یا دو تین نعرہ لگا کر اپنے اپنے حجروں میں وظیفہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور اتنا ہی کافی سمجھ کر خاموش ہو جاتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کچھ دنوں بعد ہم پھر اُسی کرپشن جھوٹ دھوکہ دہی اور طرح طرح کے گناہوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں نہ ہم نے اپنی اصلاح کی نہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی نہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنے اُوپر لاگو کیا نہ حضرت محمد ﷺ کی زندگی پر غور کیا اور نہ اُن کے نقش قدم پر چلنے کیلئے تیار ہوئے۔ اور جنت کے حقدار بھی بن گئے اور دوسروں کو جہنم میں بھی ڈال دیا۔ حضور پاک ﷺ کی کل عمر 63 برس تھی۔ چالیس سال کے بعد باقی 23 سال رہ گئے اب آپ نے کم وبیش 27 جنگوں میں خود حصہ لیا اور جہاد کیا اور کم وبیش 50 جنگوں میں اپنے مجاہد سفیر مقرر کیئے آپ کا ذہن اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتا اور فکر ہی رہتی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ترجیح دی جاتی کتنے صحابہ جنگوں میں شہید ہوئے پھر بھی لوگوں کا جہاد کیلئے ہجوم رہتا۔ اور کچھ کو سواری نہ ہونے کے سبب جہاد سے روک دیا

جاتا۔ کیونکہ وہ لوگ رزقِ حلال کمانے اور رزق حلال کھانے والے صحابی تھے آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے جانشین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کتنی جنگیں لڑیں اور کتنے علاقے مشرف بااسلام ہوئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حکومت سنبھالی تو آپ نے کتنے علاقے فتح کیے کتنی جنگیں لڑیں کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ وہ جہاد کو دہشت گردی سے منسلک کرتا کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نائب بن کر رہے۔ جو اللہ پاک سے ڈرتے ہیں وہ کافروں اور بے دین لوگوں سے نہیں ڈرتے اور جو اللہ تعالیٰ سے اپنا ناطہ توڑ لیتے ہیں۔ وہ شیطان کے ہاتھوں خود بھی ذلیل ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ذلیل کرتے ہیں۔

کیونکہ آپ ﷺ کے خلیفہ انصاف پسند صحابی تھے اور لوگوں کے ساتھ انصاف کیا کرتے تھے۔ انہیں حضور پاک ﷺ کی بھی طلب تھی اور جنت کی بھی لیکن ہم ہیں کہ ہم امریکہ سے لیکر تمام بڑے ملکوں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو ہماری مدد کریں اور انہوں نے لوگوں کو حرام کھلا کھلا کر اس قدر اپاہج کر دیا ہوا ہے۔ جب الیکشن ہوتے ہیں اُس وقت ہمیں دین یاد نہیں رہتا کہ ہم ووٹ خلاف شرع ایسے لوگوں کو دے رہے ہونگے جو اسلام کی پیروی نہیں کرتے۔ اور شیطان کے پجاری ہونگے تو اس وقت ہماری عقل کے اُوپر پڑدے پڑے ہونگے۔ انگریزوں نے پہلے ہمارے دین کو پارہ پارہ کر دیا اس کے کئی حصے بنا دیئے۔ تاکہ لوگوں کے اندر کثرت سے اختلاف پیدا کر دیئے جائیں اور انہیں اکٹھا مت ہونے دیا جائے اور پھر دین اسلام کے کئی غلط حوالے دے کر ایک دوسرے پر طعن زنی کرتے رہنا اور پھر دین کے سب سے افضل رکن کو دہشت گردی کے ساتھ منسلک کر دینا ایسے طریقے اپنائے ہیں کہ آج کا مسلمان یہ پہچاننے سے قاصر ہے کہ کون سی بات صحیح ہے کون سی بات غلط ہے۔

آپ جب تک رزق حال اور انصاف کو اپنے اُوپر لاگو نہیں کریں گے اُس وقت تک آپ کے اندر ایمان والے اوصاف پیدا نہیں ہونگے آپ اچھے اور برے کی تمیز نہیں کر سکیں گے۔

ایک واقعہ دوہراتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو جب جہاد کیلئے لیکر جارہے

تھے تو راستے میں ایک نہر سے گذر ہوا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو منع کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہے نہر کا پانی نہیں پینا اور اگر ایک چلو یعنی ایک ہاتھ سے جتنا پانی اٹھایا جا سکتا ہے۔ وہ پی لیں گے تو اس کی معافی ہے۔ لیکن چند لوگوں کے علاوہ سب نے خوب سیر ہو کر پانی پیا تو پھر کہنے لگے کہ اب تو ہم میں وہ طاقت ہی نہیں رہی کہ ہم کسی لشکر کے ساتھ لڑیں۔ اور اگر پینے کے علاوہ حرام کھایا جائے تو کیا ہو گا۔

ایک اور آیت کا ترجمہ پہلے لکھ چکا ہوں۔ جس کا مفہوم ہے کہ معاشرے میں انصاف کرو اور نیک لوگ ہی حکومت کے قابل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ پہلی اسلامی حکومت ہمارے حضرت محمد ﷺ نے بنائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر چلنے والا فکر کرنے والا جہاد کرنے والا۔ علم حاصل کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور نبی پاک ﷺ کا صحیح اُمتی بنائے آمین۔ (عطاالرحمٰن)

حضرات انبیاء علیہم السلام اور اصحاب اور ولی اللہ کی کیا پہچان ہے (قرآنی آیات)

لوگ یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیے جائیں گے۔اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی۔ پارہ نمبر20 سورۃ29 آیات نمبر2 صفحہ نمبر539

یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربانی کرے کہ جو لوگ خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم کو سیدھے رستے سے بھٹکا کر دور جا پڑو۔ پارہ نمبر5 سورۃ4 آیات نمبر27 صفحہ نمبر107

ترجمہ: اور اُس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو اللہ بنا لو۔ بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے۔ پارہ نمبر3 سورۃ3 آیات نمبر80

ترجمہ: نہ زندہ نہ مردے برابر ہو سکتے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور تم اُن کو جو قبروں میں ہیں سنا نہیں سکتے۔ پارہ نمبر22 سورۃ35 آیات نمبر22 صفحہ نمبر593

ترجمہ: اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی شفاعت اور حمایت منظور ہو گی۔اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا۔اور نہ وہ مدد حاصل کر سکیں گے۔(پارہ 1 سورۃ نمبر2 آیت48)

ترجمہ: کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ اللہ تو اُسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے ساتھ ساتھ میری شخصیت پرستی بھی کرو بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ تم اللہ پرستی کر کے رب کے بندے ہو۔ کیونکہ اللہ کی کتاب کا حکم بھی ہے جس کو تم پڑھتے پڑھاتے ہو۔(پارہ3 سورۃ3 آیت79)

ترجمہ: کہ میں تمہیں وضاحت سے آگاہ کرنے آیا ہوں o یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے بارے قیامت کے دن عذاب الیم کا خوف ہے۔(پارہ 11 سورۃ12 آیت25)

بھلا تم اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے) اللہ نے اُن کو گمراہ کر دیا اور اُس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی

آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور اللہ کے سوا کون راہ پر لا سکتا ہے۔ تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

پارہ نمبر 25 سورۃ 45 آیات نمبر 23 صفحہ نمبر 684

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے اللہ سے اقرار لیا ہو۔ پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 87

(یہ لوگ) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اُس نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

پارہ نمبر 17 سورۃ 22 آیات نمبر 71 صفحہ نمبر 460

ترجمہ: اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 22 آیات نمبر 75 صفحہ نمبر 460

ترجمہ: بعض لوگ ایسے جو غیر (اللہ) کو شریک بناتے اور اِن سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں لیکن جو ایمان والے ہیں وہ اللہ ہی کے سب سے زیادہ دوست دار ہیں۔

پارہ نمبر 2 سورۃ 2 آیات نمبر 165 صفحہ نمبر 32

ترجمہ: اس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیروں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ پارہ نمبر 2 سورۃ 2 آیات نمبر 166

قَالُوا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ وَ لٰكِن لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ یہ جو یہودی ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ کلمات کو ان کے مقام سے بدل دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا نہیں مانا اور سنے نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر دین میں طعن کی راہ سے (تم سے گفتگو کے وقت) راعنا کہتے ہیں۔ اور ہم نے سن لیا اور مان لیا اور اُنظُرنا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور بات بھی درست ہوتی۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے تو یہ کچھ تھوڑے ایمان لاتے ہیں۔

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ

وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ ○

پیغمبر ﷺ جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں ان میں سے جو منہ سے کہتے ہیں ہم مومن ہیں ان کے دل مومن نہیں ہیں۔ ان میں سے جو یہودی ہیں ان کی وجہ سے غم ناک نہ ہونا یہ غلط باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے لیے جاسوس بنے ہیں جو ابھی تمہارے پاس نہیں آئے۔ (صحیح) باتوں کو ان کے مقامات کے بعد بدل دیتے ہیں۔

پارہ نمبر 6 سورۃ 5 آیات نمبر 41 صفحہ نمبر 146

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ پارہ نمبر 27 سورۃ 51 آیات نمبر 56 صفحہ نمبر 717

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ [50:6]

کہہ دو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اُس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (اللہ کی طرف سے) آتا ہے۔ کہہ دو بھلا آندھا اور آنکھ والا برابر ہوتے ہیں۔ پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ پارہ نمبر 7 سورۃ 6 آیات نمبر 50 صفحہ نمبر 172

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ○ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○

دیکھو خالص عبادت اللہ کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لیے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں تو جن باتوں

میں اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کردیے گا بیشک اللہ اُس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا پارہ نمبر 23 سورۃ 39 آیات نمبر 3 صفحہ نمبر 626

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

کہو کہ بلاتم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ تو انہوں نے زمین میں کون سی چیز پیدا کی ہے۔ یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ۔ یا علم (انبیاء علیہم السلام) سے کچھ (منقول) چلا آتا ہے۔ پارہ نمبر 26 سورۃ 46 آیات نمبر 4 صفحہ نمبر 687

ترجمہ: تو اللہ کی عبادت کو خالص کر کر اُسی کو پکارو اگرچہ کافر بُرا ہی مانے۔

ترجمہ: وہ مالک درجات عالی صاحب عرش ہیں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے۔ تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔

پارہ نمبر 24 سورۃ 27 آیات نمبر 15+14 صفحہ نمبر 640

ترجمہ: آج کے دن ہر شخص کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا آج بے انصافی نہیں ہوگی۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ پارہ نمبر 24 سورۃ 27 آیات نمبر 17 صفحہ نمبر 640

ترجمہ: جس دن وہ اُن کو پکارے گا اور کہے گا میرے وہ شریک جن کا تمہیں دعویٰ تھا کہاں ہیں۔

پارہ نمبر 20 سورۃ 28 آیات نمبر 74 صفحہ نمبر 537

ترجمہ: پھر ہر جماعت میں سے ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو اللہ سے سخت سرکشی کرتے تھے۔

پارہ نمبر 16 سورۃ 19 آیات نمبر 69+67 صفحہ نمبر 416

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلایا کریں۔ کہ اُس کو جلد یاد کرلو۔ ترجمہ: اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔

ترجمہ: جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم اُسی طرح پڑھا کرو پارہ نمبر 29 سورۃ 75 آیات نمبر 18+16

ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا میں آپ کے لیے مغفرت مانگوں گا اور میں

اللہ کے سامنے آپ کے بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

پارہ نمبر 28 سورۃ 60 آیات نمبر 4 صفحہ نمبر 758

ترجمہ: سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو جس چیز سے منع کریں باز رہو۔

پارہ نمبر 28 سورۃ 59 آیات نمبر 7 صفحہ نمبر 753

ترجمہ: اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی شفاعت و حمایت منظور ہوگی اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ وہ مدد حاصل کر سکیں گے۔ (پ1۔2۔48)

ترجمہ: کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ اللہ تو اُسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائیں اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کے ساتھ ساتھ میری شخصیت پرستی بھی کرو بلکہ وہ تو کہتا ہے کہ تم اللہ پرستی کر کے رب کے بندے ہو (جاؤ) کیونکہ اللہ کی کتاب کا حکم بھی ہے۔ جس کو تم پڑھتے پڑھاتے ہو۔ (پ3۔3۔79)

ترجمہ: مومنوں بہت سے علماء اور مشائخ لوگوں کا مال باطل طریقہ (چندہ چڑھاوا اور نذرانہ کی شکل) میں لے کر کھاتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ (قرآن کی آیات) سے بھی روکتے ہیں اور یہی لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو (جنت کی بجائے) قیامت کے دن عذاب الیم کی خوشخبری سنادو۔

حضرت انبیاء علیہم السلام / اصحابہ اولی کیا ہیں / اور اُن علماء کا دین میں کیا مقام ہے

ترجمہ: میں تمہیں وضاحت سے آگاہ کرنے آیا ہوں ترجمہ: یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے بارے قیامت کے دن عذاب الیم کا خوف ہے۔ (پ12۔11۔25،26)

قرآن پاک کی ایک آیت ہے جس کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض کے درجات میں بلندی یا فضیلت عطا کی ہے۔ اس آیت کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے اگر آپ اس کے مفہوم کو مدنظر نہیں رکھیں گے تو آپ سے بہت سی غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں آپ ایک ایسے شرک میں مبتلا ہو سکتے ہیں جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے اصل میں قرآن

پاک میں جو آیات آئی ہیں وہ ہماری رہنمائی کے لیے آئی ہیں۔ لیکن ہم اُن پر غور و فکر نہیں کرتے کیونکہ ہم نے قرآن پاک سے اپنا ناطہ توڑ لیا ہوا ہے اور دنیا کی رونقیں ہمیں اچھی معلوم ہو رہی ہیں۔

وہ جو غلطی پہلی قومیں کرتی آئی ہیں جن میں بنی اسرائیل کی قوم سرفہرست ہے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے بعد ان لوگوں نے اپنا دوسرا رنگ دے دیا جو کہ سراسر حضرت عزیر علیہ السلام کے اوپر بہتان اور شرک پر مبنی بات ہے۔ مثلاً انہوں نے حضرت (عزیر) علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کا بیٹا سمجھنا شروع کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے اٹھائے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا بیٹا تصور کرنا شروع کر دیا جب ایسی نوبت آ گئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گناہ کے سبب انہیں مختلف (فرقوں) اور تکالیف میں ڈال دیا ان تمام واقعات کا بطور جائزہ لیا جائے تو آج ہم میں سے اس طرح کے بہت سے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اُمت محمدی کہلاتے ہیں اُسی طرح کے شرک میں مبتلا ہیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی اُن لوگوں نے اس لیے یہ خطاب دیا کیونکہ لوگ ان سے محبت کرنے لگے لیکن محبت میں اتنے مگن ہو گئے کہ اُن کے اندر ادب اور تمیز اور نبی اور خدا کا فرق ختم ہو گیا اور لوگ یہ کہنے لگے کہ خدا نے اپنا بیٹا (نعوذ باللہ) بنا کر اس دنیا میں ہماری راہنمائی کرنے کیلیے بھیجا ہے۔ اور اپنی طرف سے بہت سے گمان پیدا کر لیے جس کی (انجیل) قرآن پاک میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔ لیکن وہ قومیں اپنے منصب اپنی شہرت اور اپنے طور طریقوں کو چھوڑ نہ سکے اور مزید اپنے مذہب میں بگاڑ پیدا کرتے رہے جس طرح قرآن پاک میں آیات ہیں کہ انہوں نے توریت اور انجیل کے بہت سے احکامات کو اپنے پاس سے بدل دیا اور جب لوگوں کو بتاتے تو وہ ایسے زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے جیسے جو یہ کہہ رہے ہیں وہ بالکل سچ ہے حالانکہ قرآن مجید میں انہیں کہا گیا کہ یہ اپنے پاس سے جھوٹ بول رہے ہیں یہ تو بات تھی ان

لوگوں کی جن کے بارے میں آیات ہیں۔ جیسا انہوں نے عمل کیا ویسا ہی بدلہ ملے گا۔

ہم اپنے بارے میں دیکھیں کہ کیا ہم صحیح ہیں یا غلط ہیں۔ سب سے پہلے ان لوگوں کی تفصیل یا مفہوم بیان کرنا چاہ رہا ہوں۔ ولی کیا ہیں۔ علم رکھنے والے کون ہیں۔ علماء اکرام کی کیا حیثیت ہے۔ صحابہ اکرام کی کیا حیثیت ہے اور انبیاء علیہم السلام کا کیا مقام ہے اللہ تعالیٰ نے ان تمام کی درجہ بندی کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہستی ہیں جن کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود موجود باطنی کو ظاہر کرنے کیلئے تمام انبیاء علیہم السلام کو پیدا کیا۔ اللہ پاک کسی کے محتاج نہیں ہیں نہ ہی یہ تصور ہونا چاہے اور انبیاء علیہم السلام کو اپنے مقصد کیلئے پیدا کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ اس سے آگے بات کرنی ہماری کوتاہیوں میں اضافہ کرنے کی مترادف ہے۔ (آیت جنوں اور انسانوں کو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا)۔

اسطرح انبیاء علیہم السلام کی شان۔ شان دوئم ہے۔ جیسے عام آدمی یا کسی متقی یا علماء کرام یا ولی یا علم رکھنے والوں کے برابر نہیں لایا جاسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو معجزات انبیاء علیہم السلام کو دیئے جاتے ہیں۔ وہ کسی بندے کو نہیں دیئے جاتے۔ اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کی تفصیل اس کتاب میں بھی لکھی ہے اور قرآن پاک میں موجود ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو معلوم کرسکتا ہے اس لیے اُن کو دنیا کے ایسے لوگوں کے ساتھ ملانا ایسا ہی ہے کہ ہم کہیں غلطی تو نہیں کررہے اس کی وجہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام جنتی ہیں کیونکہ انہوں نے دین کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق لوگوں تک پہنچایا اور اُس کے لیے بہت سی تکالیف بھی برداشت کیں اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قرآن پاک میں آیات نازل کی ہیں کہ یہ وہی بات کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ ان کے بارے میں کسی قسم کا شک وشبہ والی بات نہیں رہتی (آیت)۔

صحابہ اکرام وہ ہستیاں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اُن کی شان بیان کردی اور جنتی ہونے کی بشارت عطا کردی۔ہم جو نماز میں (الحمد اللہ) سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اُن میں اُن کی شان بیان فرمائی ہے کہ ایسے لوگوں یعنی صحابہ کا ذکر ہے کہ جن پر اللہ راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہیں اور پھر نبی پاک ﷺ نے اُن صحابہ کے بارے میں کہا کہ یہ میرے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔جو خاص ستاروں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اب بات دوسرے لوگوں کی یعنی جو کہ صحابہ اکرام کے بعد کے لوگ ہیں جو مختلف نسب سے پہچانے جاتے ہیں مثلاً پہلے میں ذکر کرتا ہوں علماء اکرام یا علم رکھنے والے یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں بہت سی آیات مختلف انداز سے بیان کی گئی ہیں انہیں دین کا وارث بھی کہا گیا ہے۔نائب کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔اوران کی قرآن پاک میں بشارت یہ ہے کہ اگر انہوں نے دین کو سمجھا اور تحقیق کے ساتھ تصدیق کی اور ہر قسم کی برائیوں کو یعنی جو باتیں دین اسلام کے خلاف جنم لیں انہیں رُوکا۔اور جو بات سچ ظاہر ہوئی اور اُس پر یقین کے ساتھ تصدیق کی جس میں مکمل دلائل قرآن کے مطابق ہوں تو وہی ولی کا رُتبہ پانے والے دانش مند ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قرب حاصل کرنے والے ہیں اور قیامت کے بعد اُن کو نبیوں اور صدیقیوں اور شہدا کے ساتھ بٹھائیں گے۔

ولی اور متقی ان کے بارے میں یعنی وضاحت ضروری ہے۔ولی اور متقی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست قرار دیا ہے۔(آیت)

(آیت) ہر ایک کا اپنا درجہ ہے وہ خدا پاک ہی جانتے ہیں لیکن چونکہ قرآن پاک میں کچھ آیات آئی ہیں ان کے لیے بھی جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور اُس کی رضا کے لیے ہمہ وقت تیار رہے اور لوگوں کو شرک سے بچایا اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی پہچان کروائی اور اُس پر ثابت قدم رہے۔لیکن اگر آپ ایسی ہی محبت کریں گے (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) جس کی ممانعت کی گئی ہے تو اُن لوگوں کو

کچھ بھی معلوم نہیں ہوگا اور نہ وہ جواب دے سکتے ہیں کیونکہ اُن کے اور ہمارے درمیان ایک پردہ حائل ہو چکا۔ جو انہوں نے نیک اعمال آگے بھیجے تو اُس کا بدلہ وہ خود پالیں گے۔ ہاں اگر اس دنیا میں زندہ ہیں اور لوگوں کو وہ سیدھے رستے پر ڈال رہے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے احکامات کی مکمل پاسداری کر رہے ہیں لوگوں کو تعلیم سے روشناس کروا رہے ہیں۔ تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پالیں گے لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ لوگ آپ کو بخشوا دیں گے نہ ہی اُن کے پاس اختیار ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا دین سکھانے کا عمل بھی اُن کی رہنمائی بن سکتا ہے اگرچہ وہ لوگ اُس پر ثابت قدم رہے اگر قرآن پاک پڑھیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر ایسا ہوتا تو حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کو بچا لیتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو کہ اعلیٰ ترین نبیوں کے شمارے میں ہیں اور قرآن پاک میں اُن کی عزت و توقیر ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل اللہ کہا۔ جس کے معانی ہم بھول چکے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ جس سے جہاد کا سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہ راہ میں اپنی سب قیمتی جانوں اور مال کو قربان کریں۔ لیکن آج ہماری قوم دین الٰہی سے بہت دور جا چکی ہے اور ہم لوگوں کا سہارا لے رہے ہیں کہ وہ ہمیں بخشوانے میں مدد کریں گے اگر وہ زندہ بھی ہوں تب بھی نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ راہ ہدایت حاصل کریں دنیا میں کامیاب ہوں سکیں اللہ تعالیٰ کے ہاں عملی شریعت میں تغیر و تبدل نہیں پائیں گے۔ اگر ہم یہ سوچ لیں کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے پیغمبر اپنے باپ کو جو کہ شرک کیا کرتے تھے نہیں بچا سکتے اور دوسرے پیغمبر اپنے اہل خانہ کو نہیں بچا سکتے تو ہمارے پاس یا ان کے پاس کونسی جادو کی چھڑی ہے جس سے یہ لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام کو تو اس بات کی گارنٹی ہے کہ وہ خود بھی جنت میں جائیں گے اور اعلیٰ ترین درجہ میں ہونگے۔ لیکن ہم جنہیں سمجھتے ہیں اُن کے بارے میں تو ہمیں صحیح علم ہی نہیں ہے کہ وقت زمانہ کیا تھے تو پھر اُن کی اپنی ضمانت کا کچھ علم نہیں کیونکہ بہت سے لوگ اپنے آپ کو صحیح اور دوسروں کو غلط کہتے ہیں تو اُن کے بارے میں جھگڑنا آپ کیلئے فائدہ مند نہیں ہے بلکہ اُن کا

عمل اُن کے ساتھ ہوگا۔آپ کے بارے میں ضرور پوچھ گچھ ہوگی صرف آپ کا اپنا کیا ہوا عمل اور علم ہی آپ کے ساتھ راہنمائی کی شکل میں ہوگا۔اگر وہ دونوں ہی نہیں تو کیسی جنت اور کیسا مقام ملے گا یہ خدا تعالیٰ کی ایسے لوگوں کیلئے (دوزخ) کی نوید ہے۔اور ہمیں بچنا چاہیئے (اُمتیوں کے لیے) آپ اگر اللہ جیسی محبت ان لوگوں سے کریں گے تو یہ حرام ہے۔ جیسے پہلی قوموں نے اللہ تعالیٰ اور نبیوں کا فرق ختم کیا تھا تو ان کے لیے دوزخ کے عذاب کی بشارت ہے۔اسطرح ہم کو اپنے اللہ تعالیٰ اور نبیوں کے فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیئے اور اس طرح ولیوں اور عالم دین یا اللہ تعالیٰ کا علم رکھنے والوں کی دنیا میں کرامات اگر ہونگی تو وہ نبیوں کے برابر کبھی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اُن جیسی بلکہ اُن کی کرامات یہ ہونگی کہ اپنی حیات زندگی میں لوگوں کے اندر اس قدر دین سیکھنے کا جذبہ ابھاریں اور سیدھا رستہ دیکھائیں جو صرف انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا رستہ ہے اگر انہوں نے یہ کام کیا تو یہ اُن لوگوں کی کرامات ہونگی اور اگر انہوں نے ٹھیک فرض نبھایا اور فرقے فرقے میں نہ بٹے تو پھر اُن لوگوں کی دُعاؤں میں بھی اثر ہوگا ایسے لوگوں کی دُعا میں اثر بھی ہوگا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے اوپر فرض ہے کہ وہ بندگی کریں اور دُعائیں کریں اور بخششیں مانگے اور اگے علمائے دین یا علم رکھنے والوں اور ولیوں کا طریقہ بھی وہی ہوگا۔تو وہ اپنے لیے بے انتہا اجر پالیں گے لیکن جب اس دُنیا سے اگلی دنیا میں چلے جائیں تو پھر ہمارے اور اُن کے درمیان ایک گہرا پردہ ہے اور یہ نہیں کہ اُن کی پرستش کرنی شروع کردیں ہاں اُن کے لیے دُعا کرنا اور اچھے الفاظ میں یاد رکھنا اتنا ہی کافی ہے۔اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوجائیں جس نے ایسے لوگوں کو پیدا کیا جس کے پاس تمام اختیارات ہیں اور سنتے اور جانتے ہیں۔جونسا بھی آپ خطاب دے رہے ہیں اُن میں فرق رکھنا چاہیئے تاکہ بنی اسرائیل کی طرح ہم بھی راندھے نہ جائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا کریں اور دین کے مطابق گمان رکھیں ناکہ بے جا گمان پیدا کریں بہت سے گمان گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔(آمین)۔ عطاالرحمٰن

محکم اور متشابہ آیات میں فرق

دیکھیے قرآن پاک محکم اور متشابہ آیات کے بارے میں کیا کہتا ہے۔قرآن پاک کا بیشتر حصہ محکم آیات پر مشتمل ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودات کو کھلے واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔اور اُن کے معنی واضح اور بامعنی ہوتے ہیں۔اُن سے کسی قسم کی مراد نہیں لینی پڑتی۔اسی طرح کچھ آیات خاص انبیاء علیہم السلام کے لیے واضح الفاظ میں نازل ہوئی ہیں۔اور وہ آیات اپنا مفہوم خود پیش کرتی ہیں۔جس کے بارے میں کوئی شک وشبہ والی بات نہیں رہتی۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے کچھ آیات ڈائریکٹ کافروں کے لیے نازل کی ہیں۔جسے ہم شانِ نزول کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔لیکن اُن کے ایک حصہ میں وارننگ اور دوسرا حصہ میں اطاعت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔پھر کچھ آیات ایسی ہیں جن کے لیے وقت کا تعین کیا گیا ہے۔وہ اُس سے پہلے نہیں ہوسکتیں جب تک وہ وقت موجودہ حیثیت کو ثابت نہ کرے۔جس طرح ایک واضح مثال ہے(زکوٰۃ) جب تک آپ کے پاس ایک یا دو وقت کی روٹی کے علاوہ کچھ نہیں ہے تو آپ پر کسی طرح لاگو نہیں ہوتی۔جب تک آپ خوشحال نہ ہوں اُس وقت تک زکوٰۃ آپ پر لازم نہیں ہے۔اس طرح حج جب تک آپ کے پاس وسائل نہیں ہیں اُس وقت تک حج آپ پر فرض نہیں ہوتا۔لیکن اُن کے معنی کو بدلنا یا نہ ماننا دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔اس سے ثابت یہ ہوتا ہے۔جب تک وہ وقت ثابت نہ کرے کہ آپ کے پاس وہ حالات ہیں تو اُس وقت تک آپ پر وہ چیز لاگو نہیں ہوتی۔لیکن اُس کا نعم البدل بھی دیا گیا ہے۔کہ وہ دوسری عبادتوں کا خاص خیال رکھیں۔ اس طرح کچھ آیات مومنوں کے بارے میں آئی ہیں۔کچھ نئے ایمان والوں کے لیے آئی ہیں۔کچھ منافقین لوگوں کے لیے آئی ہیں۔کچھ بدعت اور شرک کرنے والے لوگوں کے لیے آئی ہیں۔کچھ تمام لوگوں کی اصلاح کے لیے آئی ہیں۔ساتھ ہی لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔کچھ لوگوں کے عقیدہ کے بارے میں بتایا گیا ہے۔کہ عقیدہ کیسا ہونا چاہیے۔کہیں

انبیاء علیھم السلام کی عزت اور توقیر بیان کرنا مقصود تھا۔ کچھ اُن کی نشانیوں کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ کچھ دنیا کو سائنس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ غور کرنے کے لیے بتایا گیا ہے۔ اور پہلی شریعتوں کے بارے میں واضح احکامات آئے ہیں۔ لیکن ان میں کچھ آیات جو کہ بہت کم ہیں۔ اُن میں عربی کے مفہوم کو واضح نہیں کیا گیا بلکہ اُن کو جان بوجھ کر پردہ کے پیچھے رکھا گیا ہے۔ تاکہ لوگ علم کی معرفت بصیرت کی روشنی پاسکیں۔ ہم بصیرت پانے کی بجائے گمراہی کی طرف جارہے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک کی ایک آیت ہے۔ (ترجمہ) کچھ لوگ علم حاصل کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ علم حاصل کر کے ہدایت یاب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ادنی اور اعلیٰ ہونے کا شرف اُن متشابہ آیات میں چھپا دیا ہے۔ کہ کون ہے کہ جو میرے چھپے ہوئے خزانوں کو ظاہر کرے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو پوری کائنات میں انبیاء علیھم السلام کی طرح اللہ تعالیٰ کا نائب ہونے کا شرف پائے۔ جیسا کہ حضور پاک ﷺ نے حجتہ الوادع میں یہ باتیں کہیں کہ لوگو ممکن ہے اگلے سال میں آپ میں موجود نہ ہوں۔ لیکن میرے بعد قرآن پاک اور میرے عمل کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزارنا۔ اور ساتھ اس بات پر زور دیا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں۔ نہ کالے کو گورے پر نہ گورے کو کالے پر بلکہ فضیلت قرآن پاک اور حضور پاک ﷺ کی عملی زندگی پر رکھ دی ہے۔ جو اس چیز کی دلالت پیش کرتی ہے۔ کہ قرآن پاک پر عمل سے آخری نجات کا ذریعہ ہے۔ لہذا قرآن پاک کو عربی میں سمجھنے سے انسان کامل انسان نہیں بن سکتا بلکہ اُس پر غور کرنے سے اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے سے اُس فضیلت تک پہنچ پاتا ہے۔ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جس کے بارے میں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا کرنا اپنے اعمال کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے الفاظ کے ذریعے بیان کر دیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اور پھر بھی کچھ لوگ اس آیت کو بھول جاتے ہیں اور یہ الفاظ کتاب کے شروع میں متعین ہیں۔ جو بھی

فراموش نہیں کیے جاسکتے۔لیکن لوگ اتنے بے رحم کیوں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔اور آگے چل کر بہت سی آیات کو (نعوذ باللہ) ناسخ و منسوخ کرنے کا اشارہ کرتے ہیں۔اور انہیں ذرا بھر بھی پروانہیں کہ وہ قرآنی آیات پر شک پیدا کرر ہے ہیں۔ جس کی کوئی معافی نہیں ہے۔اور نہ ہی بخشش کی اُمید رکھیں۔ایک آیت کا ترجمہ ہے جب وہ علم پر قابو نہ پاسکے تو انہیں جھٹلادیا اور سرکشی اختیار کی۔کیونکہ اُن کی سمجھ میں وہ آیات نہیں آتیں اُس کی ایک مثال اضافی دیتا ہوں۔مثلاً ترجمہ۔جب تم نشہ کی حالت میں ہو اُس وقت نماز کی طرف مت جاؤ۔لوگ اُسے منسوخ آیت کا نام دیتے ہیں۔(نعوذ باللہ) حالانکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تنبیہ کرر ہے ہیں۔کہ جب تم نشہ کی مستی میں ہو تو اُس وقت تک تم نماز یعنی وہ مسجد جس میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی جاتی ہے۔اُس کے اندر بھی داخل مت ہونا۔بلکہ اُس غلط عادت کو ترک کرنا ہوگا۔جو آپ لوگوں نے اپنائی ہوئی ہیں۔جیسا کہ پہلے لوگ کیا کرتے تھے۔اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جن لوگوں نے اچھے اور برے اعمال کو ملا جلا رکھا تھا۔اس آیت میں لوگوں کو اس طرح نصیحت کی گئی ہے۔تا کہ لوگ اپنے رب تعالیٰ سے ڈریں اور اپنے انبیاء علیھم السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تکمیل کریں۔لیکن کچھ نادان لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا ہے۔کہ اس طرح کی آیات کو ناسخ و منسوخ کردیا گیا ہے۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اوپر جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ جس کی کوئی معافی نہیں اگر چہ وہ نادانی سے کہہ رہے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے نادانی میں کیے ہوئے گناہوں کی معافی مانگیں ورنہ قیامت کے بعد آپ کو سب کچھ بتادیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

محکم آیات کو متشابہ آیات بنانا (غلط انداز ابیان ہے)

کچھ لوگوں نے محکم آیات کو متشابہ بنانا شروع کیا ہوا ہے حالانکہ اُن کے احکامات واضح ہیں۔ لیکن انہیں کچھ لوگوں نے متشابہ بنانے کا عزم کر رکھا ہے۔ تاکہ ان جیسی آیات کو ناسخ اور منسوخ کے زمرے میں لایا جائے۔ اور اُن کے احکامات کو موقوف کر دیا جائے ایسے لوگ دوسروں کے عقیدہ توحید پر کاری ضرب لگانا چاہتے ہیں۔ تاکہ جب لوگوں کا عقیدہ ہی واضح اور درست سمت نہیں ہوگا تو اُن کی عبادت کا تصور خیالی رہ جائے گا۔ اگر آپ قرآن پاک کو پڑھیں گے تو واضح مطلب نظر آئے گا۔ لیکن وہ ایسی آیات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تاکہ کجی پیدا کریں۔ اس کے علاوہ کچھ ایسی آیات ہیں جن کا ایک حصہ محکم ہے۔ اور دوسرا حصہ متشابہ ہے۔ لیکن یہ لوگ سمجھ نہیں پاتے یا جان بوجھ کر قرآن پاک میں (نعوذ باللہ) کجی پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو گمراہ کیا جاسکے۔ اور اصل ان لوگوں کا مقصد یہی ہے۔ تاکہ لوگوں کو دینِ اسلام سے دور کیا جاسکے۔ میں پھر آپ سے یہی کہوں گا۔ کہ قرآن پاک کو پڑھیں۔ دیکھیں اور غور کریں۔

1۔ **محکم آیات کی تعریف:** محکم آیات کی تعریف یہ ہے کہ جن آیات کا مطلب بامعنی اور واضح ہوں اور عقل اُس کی دلیل پیش کرتی ہو۔ اور ایسی محکم آیات ہوں گی۔

2۔ **متشابہ آیات کی تعریف:** متشابہ آیات وہ آیات ہیں جن کے مطلب واضح نہ ہوں لیکن قرآن پاک اور انبیاء علیہ السلام کی شان اور حجۃ الوداع کے فرمان کو مدنظر رکھتے ہوئے تشریح کی جائے جس کی مدد کے لیے قرآن پاک کی دوسری آیات تصدیق کرتی ہوں اور اُن کا مطلب واضح بیان کر رہی ہوں عقل اور قرآنی تقاضے پورے کر رہی ہوں۔ وہ ہی متشابہ آیات کے معنی ہوں گے۔ یعنی قرآن پاک ہی قرآن کی تشریح کر رہا ہو۔ انہیں متشابہ آیات کہا جائے گا۔

3۔ **محکم اور متشابہ آیات کا اکٹھا ہونا کی تعریف:** کچھ ایسی آیات ہیں جن کا ایک حصہ محکم ہے اُس کے مطلب واضح نظر آتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ متشابہ کی طرح ہے۔ یعنی مطلب

واضح نہیں ہے۔ لیکن ان کی آگے اور پیچھے والی آیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور کچھ دوسری جگہ کی آیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اُس کے معنی حاصل کیے جاتے ہیں۔

اور کچھ ایسی آیات ہیں کہ ایک حصہ میں تنبیہ کی گئی ہے اور دوسرا حصہ اصلاح ہے۔ تنقید ہے۔ نصیحت ہے۔ اور اپنے قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ ترقی کا راستہ ہے۔ انصاف کا تقاضہ ہے۔ قرآن کی ہر آیت دوسری اُن آیات کو واضح کرتی ہیں۔ جب کہ قرآن پاک میں واشگاف الفاظ میں قرآن پاک پر غور کرنے اور سمجھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور لوگ ان چیزوں پر غور نہیں کرتے اور عقل کی نفی اور عقلی دلیل کو بے معانی تصور کیا جاتا ہے۔ تا کہ ایسے لوگوں کے ذاتی عقائد کو لوگوں پر تھوپا جائے اور اُن کے عقیدہ کو خراب کیا جائے تا کہ اُن کے اعمال ضائع ہو جائیں۔

1۔ ناسخ اور منسوخ کا بیان: اب میں ایسی آیات کا ترجمہ پیش کرتا ہوں جن کے بارے میں عوام الناس میں غلط تاثر پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ناسخ اور منسوخ آیات ہیں۔ حالانکہ قرآن پاک میں کوئی بھی آیت ناسخ اور منسوخ نہیں ہے۔ ان لوگوں کی اپنی بنائی ہوئی جھوٹی روایات سے قرآن پاک کی اصل آیت کو ناسخ اور منسوخ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ یہود و نصاریٰ کی ترجمانی کرتے ہیں جیسے انہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کیا تھا ایسے ہی قرآن پاک کی آیات کے معنی کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے (نعوذ باللہ) رسول پر جھوٹ افتراء کرتے رہیں۔ جب کہ قرآن پاک کی ایک واضح آیت ہے۔ جو کہ سب سے سخت آیتوں میں سے ایک آیت ہے۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر انبیاء علیھم السلام ہماری نسبت جھوٹ کہیں تو ہم اُن کا دائیاں ہاتھ پکڑ لیں اور اُن کی شہ رگ کاٹ دیں۔ یعنی اتنی بھاری آیت بیان کی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ لوگوں کا کہنا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی کوئی سنت اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ آیات کو منسوخ کر سکتی ہیں۔ (نعوذ باللہ) قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اصل میں لوگوں نے انجیل اور توریت سے یہ چیزیں لی ہیں۔ کیونکہ اُن کے مشائخ اور علماء نے اسی علم سے اُن کتابوں (توریت، انجیل) کو بدلا تھا اور یہ لوگ اُسی کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنے منہ کی روایات سے قرآن کے اصل حقائق کو بدلنا چاہتے ہیں۔

جن آیات کو (نعوذ باللہ) ناسخ اور منسوخ کہا جاتا ہے اُن کا بیان با حوالہ قرآن پاک:

ناسخ اور منسوخ کے بارے میں قرآن پاک کا حکم اور آپ لوگوں کی رائے:

کیا دینِ اسلام میں باطل نظریہ کی گنجائش ہے یقیناً نہیں ہے۔ قرآن پاک ان چیزوں کو یکسر رد کرتا ہے۔ عام طور پر پاکستان کے کم علم لوگ دین کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہیں رکھتے۔ بلکہ علماء کرام سے جو وہ سنتے ہیں اُسی کو آگے بغیر تصدیق پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح علماء کرام نے بہت سی معلومات عوام الناس سے چھپائی ہوئی ہیں۔ اور آپس میں انہوں نے سازباز کی ہوئی ہے۔ وہ عوام الناس تک نہیں پہنچ پاتیں۔ اس ڈر سے کے کہیں انہیں عوام رد نہ کر دیں۔ لوگوں سے ڈرتے ہیں لیکن اللہ کا خوف محسوس نہیں کرتے۔ جس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اس لیے ناسخ اور منسوخ کے بارے میں عوام بے خبر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کی کسی بھی آیت کو ناسخ یعنی رد و بدل کر دینا پھیر دینا یا منسوخ کر دینا۔ اہل کتاب اور کافروں کی پرانی روش ہے۔ کچھ اپنے مقلد حضرات کی کتابوں میں جو کہ بعد والوں نے سازش کے تحت کچھ اپنے پاس سے جھوٹی روایات کو پروان چڑھا کر اُن لوگوں کو بدنام کیا ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے کہنے پر کرتے آئے ہیں۔ (نعوذ باللہ) یہ تمام باتیں نا قابل فہم اور باطل عقیدہ کی نشاندہی کرتی ہیں۔ دیکھیں ان کے بارے میں قرآن پاک کیا فرماتا ہے۔ ناسخ اور منسوخ کا علم ایک خود ساختہ علم ہے جو یہودیوں اور عیسائیوں کے گمراہ شدہ لوگوں نے خاص طور پر تیار کیا ہوا تھا۔ جس کی بدولت انہوں نے۔ انجیل۔ توریت۔ جیسی آسمانی کتابوں کو خود ناسخ خود منسوخ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور یہاں تک کہ انہوں نے ان کتابوں کو مکمل طور پر بدل ڈالا۔ تا کہ مذہبی عقیدہ رکھنے والے لوگوں میں اجارہ داری قائم رکھ سکیں اور لوگوں کو گمراہ کر کے اپنے من پسند اقوال اور جھوٹی روایات کو لوگوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس طرح حضور پاک ﷺ کی پہلی زندگی میں جب لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ آپ نے اعلانِ نبوت کر دیا ہے۔ تو انہوں نے نبی

پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان چیزوں کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی تھی۔جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔(ترجمہ۔مفہوم):اگر آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہوتا تو یہ لوگ اپنے کلام سے اپنی طرف مائل کر ہی چکے تھے۔(نعوذ باللہ)۔(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے گمراہ کر چکے تھے۔)اس آیت سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔کہ آج کل ہمارے ملک کے مذہبی رہنماؤں نے اہل کتاب کے خود ساختہ علم کو مالی معاونت کے حاصل کرنے کے عوض باطل عقیدہ کو عوام الناس میں پھیلانا شروع کیا ہوا ہے۔اور کسی حد تک بہت سے معصوم لوگوں کو دینی تعلیم کا جانسہ دے کر اُن پر اپنا مال خرچ کر کے ایسے لوگوں کو تیار کر لیا ہوا ہے۔جو آگے سے آگے اُن کی مقاصد پورے کرتے جائیں گے۔اور کرتے جا رہے ہیں۔اور صاف ظاہر ہے۔جن لوگوں نے مختلف دینی مدارس میں اپنے پیسے خرچ کر کے انہیں تعلیم سے نوازا ہے۔اور اتنے اتنے سالوں سے پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔تو انہوں نے ایسے لوگوں کی بات پر عمل کرنا ہے۔ورنہ قرآن پاک کے سامنے کسی کی زبان نہیں کھلنی چاہیے تھی۔لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔بلکہ یہ قرآن پاک کی آیات کو ان لوگوں نے علی الاعلان جھٹلانے کا عزم کر رکھا ہے۔لیکن ان کی تمام تھیوری یک دم زمین بوس ہونے والی ہے۔انہوں نے ایسے لوگوں کے ذہنوں کو اپنے مقاصد کے لیے گھیرا ہوا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہیں گے۔گو مشرکوں کو (اور اُن کے ماننے والوں کو) ناگوار ہی گزرے۔اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔اللہ خوب جاننے والے ہیں۔(ترجمہ):کہ آپ لوگوں میں سے عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے۔اور دوسرے لوگوں کے بارے میں بیان کیا ہے۔

(ترجمہ):(محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کیوں ان کے لیے ہلکان ہو رہے ہیں۔یہ ایمان لانے والے نہیں ان کے دلوں پر پردے پڑے ہیں۔(ترجمہ):جان بوجھ کر اختلاف راہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔تا کہ آپ کو گمراہ کر دیں۔(ترجمہ):ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا

ہے۔ جسے وہ جانتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے تو اس بات کا اقرار کریں گے۔(ترجمہ): ہم خود ہی گمراہ تھے اور ہم نے دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا تھا۔

ناسخ اور منسوخ آیات جن کے بارے میں بہت سے علماء کرام اور مدارس مندرجہ ذیل آیات کو ناسخ اور منسوخ کہتے ہیں: ان کے بارے میں قرآن کا فرمان اور مفہوم:

ترجمہ: اور جب ہم کوئی آیت کسی آیت کی جگہ بدل دیتے ہیں۔ اور اللہ جو کچھ نازل فرماتا ہے اُسے خوب جانتا ہے۔ تو (کافر) کہتے ہیں۔ تم تو (یونہی) اپنی طرف سے بنا لیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نادان ہیں۔ پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت نمبر 101 صفحہ نمبر 370

ترجمہ: جھوٹ افتراء تو وہی لوگ (خود ساختہ عقائد اور روایات وہی لوگ گھڑتے ہیں) کیا کرتے ہیں۔ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت 105 مندرجہ ذیل

ترجمہ: کہہ دو کہ اس کو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوئے ہیں۔ تاکہ یہ مومنوں کو ثابت قدم رکھیں۔ اور حکم ماننے والوں کے لیے تو ہدایت اور بشارت ہے۔ پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت نمبر 106

ترجمہ: اللہ سے جو تم نے عہد کیا اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ جو (صلہ) اللہ کے ہاں مقرر ہے۔ اگر سمجھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت نمبر 95

ترجمہ: ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا اُسے فراموش کر دیتے ہیں تو اُس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

پارہ نمبر 1 سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106

ترجمہ: اللہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور قائم رکھتا ہے۔ اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے۔

پارہ نمبر 13 سورہ نمبر 13 آیت نمبر 39

مفہوم: (آیت 101) کچھ لوگ اس آیت کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ یعنی یہ آیت کافروں نے جب (نعوذ باللہ) حضور پاک ﷺ کے ساتھ تکرار کیا تھا۔ جو آیات توریت

اور انجیل میں ہے۔ وہ اُس قرآن پاک میں نہیں ہے۔ (نعوذ باللہ) اہل کتابیوں نے قرآن پر ایک بہتانِ عظیم باندھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فوراً یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ انہیں بتادیں کہ جو آیت ہم (اللہ تعالیٰ) بدل کر اُس کے بدلے دوسری بہتر آیات نازل فرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے۔ جو روح القدس فرشتے کے ذریعے نازل ہوئیں اور یہ ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔ لیکن یہودیوں اور عیسائیوں نے ان آیاتِ مبارکہ پر ناسخ اور منسوخ کے بارے میں بہت سے اعتراض کیے تھے۔ اور ماننے سے انکار کردیا تھا۔ کیونکہ یہ اُن لوگوں کی سازشیں تھیں۔ اور اُن لوگوں نے حضور پاک ﷺ کے اوپر (نعوذ باللہ) الزام عائد کیا تھا۔ کہ یہ خود اپنے پاس سے آیتیں بنا لاتے ہیں۔ چونکہ یہودیوں اور عیسائیوں نے خود بہت سی آیات ناسخ اور منسوخ کی تھیں۔ جس کی واضح مثال قرآن پاک میں موجود ہے۔ اور قرآن پاک کی مشہور آیات ہیں۔ اور کئی جگہوں پر اُن آیات کا مختلف طریقہ سے ذکر آیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی حقیقت کو قرآن پاک میں ظاہر کردیا اب وہ اسی عداوت کی وجہ سے قرآن کے بارے میں ایسی باتیں ظاہر کرنے کی کوشش کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو گمراہی کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت نمبر 105 مندرجہ ذیل

....

پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت نمبر 95 مندرجہ ذیل

مفہوم: اس کے نزدیک کی آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جھوٹ افتراء وہی لوگ کیا کرتے ہیں۔ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔ یعنی قرآن پاک کی اصل آیات کو ناسخ اور منسوخ کرکے دین اسلام کے ماننے والوں کو بے وقوف اور گمراہ بنا رہے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ قرآن کی آیتوں پر ایمان نہ لانے والے وہ جھوٹے لوگ ہیں۔ دراصل یہودی اور عیسائیوں میں کچھ چیزیں مشترک ہیں۔ اور وہ مالی معاونت کرکے اپنی عداوت کے ذریعے

قرآن پاک کو جھٹلانے کا عزم کیئے ہوئے ہیں۔ اور آج ہمارے ہی کچھ نادان لوگ مختلف طریقوں سے تھوڑی امداد کے چکر میں اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیتے ہیں۔ اور وہی خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائیں اور غور کرنے کی توفیق عطا کریں۔ اور قرآن پر عمل کرنے اور اُس پر ثابت قدم رہیں۔

پارہ نمبر 1 سورہ البقرہ آیت نمبر 75

ترجمہ: کیا تم اُمید رکھتے ہو یہ لوگ تمہارے دین پر ایمان لائیں گے۔ (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام اللہ (یعنی توراۃ، انجیل) کو سنتے پھر اُس کے سمجھ لینے کے باوجود اُس کو جان بوجھ کر بدل دیتے ہیں۔

پارہ نمبر 5 سورہ نمبر 4 آیت نمبر 44

ترجمہ: بھلا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جن کو کتاب سے حصہ دیا تھا۔ اور گمراہی کو خریدتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ تو تم بھی رستے سے بھٹک جاؤ۔

پارہ نمبر 5 سورہ نمبر 4 آیت نمبر 46

ترجمہ: یہ جو یہودی ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ کہ کلمات کو اُن کے مقام سے بدل دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہم نے سن لیا اور نہیں مانا اور سنے نہ سنوائے جاؤ اور زبان کو مروڑ کر دین میں طعن کی راہ راعنا کہتے ہیں۔

پارہ 23 سورہ نمبر آیت نمبر 32 صفحہ نمبر 608 مندرجہ ذیل

ترجمہ: ہم نے تم کو بھی گمراہ کیا اور خود بھی گمراہ تھے۔

آپ بھی ان آیات کو پڑھیں اور دیکھیں 1 تا 15 پہلے علماء کرام کی طرف سے جو آیات جو ناسخ اور منسوخ کہی جاتی ہیں

(ترجمہ:) تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے اگر وہ کچھ

مال چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ رشتہ داروں کے لیے دستور کے مطابق وصیت کر دیں۔ (اللہ سے) ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔ پارہ نمبر 2: سورہ البقرہ: آیت نمبر 180

مفہوم 1:۔ آپ خود ترجمہ پڑھنے سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کون سی آپ کو سمجھ نہیں آئی۔ اس آیت میں کچھ چیزوں کو فرض کا جز کہا گیا ہے۔ کہ اپنی زندگی میں انصاف کے ساتھ جتنا حصہ بنتا ہے۔ اور اُسے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ مثلاً اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی جو دین کے لیے اپنے آپ کو روکے رکھیں اور دوسروں کو دین کی تعلیم کے لیے روکے رکھیں۔ مسکینوں اور محتاجوں کا حصہ جو شریعت میں بتایا گیا ہے۔ اُس کے مطابق آپ وصیت کر دیں۔ اور گواہ بنا لیں۔ تاکہ کسی قسم کے لڑائی جھگڑے کا امکان نہ ہو۔

پارہ نمبر 2 سورہ البقرہ آیت نمبر 187 مندرجہ ذیل

یہ ایک کھلی آیت ہے۔ جس میں واضح مطلب بیان کیا جا چکا ہے۔ اولاد کی طلب اگر شرک ہوتی یا کسی لحاظ سے منع ہوتی یہاں ایسی بات نہیں تھی۔ لیکن دینِ حق کی بات ہے۔ اُسے ناسخ اور منسوخ نہیں کیا سکتا۔ سوائے اُس چیز کے حلال اور حرام کی تمیز شرط رکھی گئی۔ جو عام حالت میں وہی شرط ہے۔

3۔ پارہ نمبر 2: سورہ البقرہ: آیت نمبر 217 مندرجہ ذیل

مفہوم 2: اس کا ترجمہ قرآن پاک سے پڑھیں آپ کو معلوم ہو جائے گا اس آیت میں لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ دین اسلام کا آداب ملحوظ رکھیں اور عزت والے مہینوں میں کسی کو قتل کرنا۔ لڑنا۔ اور عبادت کی جگہوں سے روکنا۔ کفر کرنا۔ لوگوں کو مسجدوں سے نکالنا۔ فتنہ پیدا کرنا۔ دین سے لوگوں کو روکنا۔ اور ان لوگوں کے بارے میں جو دین سے پھر جائیں انہیں متنبہ کیا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے اعمال ضائع ہونگے اور آخرت میں دوزخ کے لیے ہانکے جائیں گے۔

پارہ نمبر 2 سورہ البقرہ آیت نمبر 240 مندرجہ ذیل

3۔ مفہوم: اس آیت کو قرآن پاک سے پڑھیں اور آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک نصیحت کی گئی ہے۔ کہ لوگ تم میں سے جو مر جائیں۔ اور عورتیں چھوڑ مریں اور وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر دیں۔ کہ اُن کو ایک سال تک کا خرچہ دیا جائے۔ اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔ ہاں اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں اور اپنے حق میں پسندیدہ کام کر لیں یعنی نکاح کر لیں کچھ گناہ نہیں اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والے ہیں۔

پارہ نمبر 3 سورہ البقرہ آیت نمبر 284 مندرجہ ذیل

4۔ مفہوم: قرآن پاک سے پڑھیں تو اُس میں یہی واضح الفاظ میں لکھا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اُسی کا ہے۔ تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے مغفرت کرے جسے چاہے عذاب دے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔

پارہ نمبر 28 سورہ 58 آیت نمبر 12 مندرجہ ذیل

ترجمہ: جب تم پیغمبر (ﷺ) کے کان میں کوئی بات کہو تو بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لیے بہت۔ بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے۔ اور اگر خیرات تم کو میسر نہ آئے اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

5۔ (مفہوم): اس آیت میں واضح چیزیں موجود ہیں۔ اور محکم آیت میں سے ہے۔ اور لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کے نبی سے بات کرو تو ایسی بات کیا کرو جو سچائی پر مبنی ہو اور خلاف شرع کوئی بات نہ کی جائے اور صدقہ خیرات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ تا کہ تم ڈرو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے بارے میں کسی قسم کی غلط بیانی نہ الزام تراشی نہ ہو جائے۔ چونکہ اللہ دلوں کے بھید جانتے ہیں۔

پارہ نمبر 28 سورہ نمبر 60 آیت نمبر 11 مندرجہ ذیل

6۔ ترجمہ: اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے پھر تم ان سے جنگ کرو تو جن کی عورتیں چلی گئیں ہیں ان کو اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔ اور اللہ سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرو۔

یہ ایک متشابہ آیت ہے اور اس کا تعلق جنگ سے وابستہ ہے جب مسلمانوں اور کافروں کی جنگ ہو رہی ہو اور اللہ تعالیٰ آپ کو نصیحت کے طور پر آپ لوگوں کے علم میں وہ بات لانی چاہ رہے ہیں۔ کہ اگر کچھ معاہدہ طے پا یا جائے مثلاً تم میں سے یعنی مسلمان عورتوں میں سے مرتد ہو کر کافروں کے پاس چلی جائیں تو ایسی عورتوں کے اوپر جو آپ نے خرچ کیا ہے۔ وہ ان کافر لوگوں سے وصول کر لو۔ جو بدلہ ہے ایسی عورتوں کے جو کافروں میں پیدا ہوئیں اور انہوں نے دینِ اسلام کو پسند کیا اور آپ ان عورتوں کو کافروں کے پاس مت بھیجو۔ بلکہ جو اُن لوگوں نے ان مسلمان ہونے والی عورتوں پر اپنی زندگی میں خرچ کیا ہے۔ وہ انہیں واپس کر دو۔ انہیں کافروں کے پاس مت بھیجو۔ کیونکہ وہ انہیں حلال نہیں ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بات کو واضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کے کافروں کی عورتوں کو اپنے قبضہ میں مت رکھو۔ اس آیت کا عقل اور دلیل کے ساتھ مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ قرآن پاک ہی قرآن کی تشریح میں الفاظ بیان کر رہا ہے۔ چونکہ اس کے سیاق و اسباق کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔

پارہ نمبر 29 سورہ المزمل آیت نمبر 3+2+1 مندرجہ ذیل

7۔ یہ بھی ایک متشابہ آیت ہے جس کا مفہوم یعنی معانی واضح بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے مخفی رکھا ہے کیونکہ اس کا نزول خاص انبیاء علیہم السلام پر آتا ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام پر فرض ہے۔ لیکن اُمت پر فرض نہیں ہے۔ واجب بھی نہیں ہے۔ لیکن جو انبیاء علیہم السلام کی سُنت پر عمل کرتے ہوئے اسے ادا کریں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ لوگوں میں ہوں گے۔ (ترجمہ): (محمد ﷺ) جو کپڑے میں لپٹ رہے ہو رات کو قیام کیا کرو۔ مگر تھوڑی سی

رات یعنی۔نصف رات یا اس سے کچھ کم۔
مفہوم: یہ ایت تمام انبیاء علیہم السلام پر فرض تھی اور اُس کو ملحوظ رکھتے ہوئے نبی پاک ﷺ کو خواب میں بتایا اور متوجہ کرنے کے لیے کہا کہ رات کو سونے والے آپ اُٹھیں اور رات کے وقت قیام کیا کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اور تسبیح کریں (مگر تھوڑی سی رات) یعنی رات کا کافی حصہ گزر جائے یعنی تہجد کی نماز کا ذکر کیا گیا ہے۔اُس وقت اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کریں۔کیونکہ ہم عنقریب آپ پر بھاری فرمان نازل کریں گے۔یعنی قرآن پاک کی تبلیغ کی ذمہ داری اور متنبہ کیا گیا ہے کہ لوگوں کی باتوں پر صبر اور اُن لوگوں کی غلط گفتگو سے جو آپ کو رنج پہنچتا ہے۔اُس سے اعراض کیا کرو۔اور انہیں ہم کچھ مہلت دیئے ہوئے ہیں۔

پارہ نمبر 10 سورہ توبہ 9 41 مندرجہ ذیل

8۔ ترجمہ: تم سبک بار ہو ہو گراں بار (یعنی مال و اسباب پورا رکھتے ہو یا بہت گھروں سے) نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں جان و مال سے لڑو۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔بشرطیکہ سمجھو۔
مفہوم: یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب حضور ﷺ کے بارے میں کافروں نے اعلان کر دیا تھا۔کہ ہم گھات لگا کر بیٹھیں گے اور حضور ﷺ کو (نعوذ باللہ) اُن کے گھر میں قتل کر دیں گے۔اور پھر تمام اُن کے ماننے والوں کے ساتھ ایسا ہی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ کو بتا دیا کہ کافر آپ کے بارے میں کیا سازشیں کر رہے ہیں۔اور آپ کو جان سے مار دینا چاہتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ بہتر خفیہ تدبیریں کرنے والے ہیں۔ آپ نے حضرت علیؓ کو لوگوں کی امانتوں کا قلم دان سونپا اور کہا کہ آپ رات کو میرے بستر پر سو جانا تو آپ خود نور کی حالت میں وہاں سے نکل کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرف چل دیئے۔لیکن کافروں کو سخت پہرہ کے باوجود انہیں کچھ نظر نہ آیا۔اور وہ اپنی چال پر ہاتھ ملتے

رہ گئے۔ پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ غارِ ثور میں تین دن گزارے اور پھر مکڑی نے وہاں جلدی سے اپنا جال بُن دیا۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُس وقت نازل کی لوگوں کو ان سب باتوں سے آگاہ کر دیا۔ یہ بھی کہہ دیا جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو برحق سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے مال واسباب چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ اُسے چھوڑ کر حضور ﷺ کے لیے دین کی خاطر ہجرت کریں۔ یہ ایمان لانے والوں کے لیے ضروری تھا۔ کہ دین کی مدد کے لیے اور اسلام کو تقویت دینے کے لیے حضور ﷺ کی طرف یعنی مدینہ کی طرف ہجرت کریں۔ جو لوگ ہجرت نہ کریں۔ اُن کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا۔ جب تک وہ ہجرت نہ کرلیں۔ اس آیت کی آج بھی معاشرہ میں بہت ضرورت ہے۔ اس لیے یہ کسی طریقہ سے ناسخ ومنسوخ نہیں ہوسکتی چونکہ قرآن پاک آنے والی دنیا کے لیے پیغام دے رہا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ اللہ پاک اُس آیت کو منسوخ کردیں جب کہ اللہ تعالیٰ تو نازل کرنے والے ہیں۔ کسی بشر کو اختیار نہیں دیا۔ کہ وہ قرآن پاک کی کسی بھی آیت کو ناسخ اور منسوخ کردیں۔ اور پھر جنگ بدر میں تمام لوگ اُس وقت ہجرت کرکے مدینہ پہنچے مدینہ میں جتنے لوگ مسلمان ہوئے اُن کی تعداد کم وپیش پانچ سو کے قریب تھی۔ جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ اور بدر کے مقام پر تین سو تیرہ صحابہ جہاد کے لیے ہزاروں کے مقابلے میں کھڑے تھے۔ اور تعداد کم ہونے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو یقین سے بدلنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے اُتارے اور انہیں مدد دی۔ بدر کی جنگ میں فتح یاب ہوئے اور یہ بات ایمان والوں کو دین اسلام کی طرف راغب کرنے کے لیے تھی۔
چونکہ آپ ﷺ جب مدینہ پہنچے تو آپ نے تبلیغ اور ترغیب جہاد سے ایک منظم اسلامی طرز کی کمیٹی بنائی تاکہ کافروں کے خلاف جہاد کیا جائے۔ جو کہ یہود ونصاریٰ کے ظلم وستم سے تنگ آچکے تھے۔ اسی طرح آج ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم دین اسلام کو صحیح انداز سے سمجھیں اور اپنے ذاتی اختلافات کو ختم کرکے اعلیٰ اور ادنیٰ کا تصور ختم کرکے قرآن کی طرف

مائل ہوں اور ملک میں انصاف اور قرآن پاک کے سنہری اصولوں پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کے لیے یک جان ہو کر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوں۔اور اُمت مسلمہ کے مددگار بنیں۔

پارہ نمبر 6 سورہ نمبر 5 آیت نمبر 2 مندرجہ ذیل

9۔مفہوم: اس سورت میں جو اہم چیز ہے عفو و درگزر والا سبق دیا جا رہا ہے۔یعنی جیسے کافروں نے آپ کو ابتدائی دور میں مکہ سے نکالا تھا جب کہ آپ کے دین پھیلانے سے لوگ جوق در جوق مسلمان ہو چکے ہیں۔اور آپ ایک طاقت ور جماعت بن چکے ہیں۔تو کہیں آپ اُن کافروں کی طرح نہ ہونا بلکہ آپ انہیں معاف کر دیں۔اور اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔کیوں کہ پہلے آپ بھی ایسے ہی تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن کی روشن آیات کے ذریعے سیدھا راستہ دکھایا۔لہٰذا آپ سب کو حکم ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کریں۔گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کریں۔بلکہ انہیں برائی سے روکا کریں اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔اس آیت کے شروع میں نصیحت کی جا رہی ہے۔کہ ادب کے مہینوں کا خاص خیال رکھنا اور بیت اللہ کے لیے ذبح کیا جانے والے جانور اور قربانی کے طریقوں کو فراموش نہ کرنا ان پر عمل کرنا ہی ہمارے لیے نجات کا ذریعہ ہے۔اور اس آیت میں نصیحت کی جا رہی ہو اُسے مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے۔نہ کہ منسوخ کیا گیا۔

پارہ نمبر 6 سورۃ نمبر 5 المائدہ آیت نمبر 42 مندرجہ ذیل

ترجمہ: جھوٹی باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے (رشوت) حرام مال کھانے والے اگر یہ تمہارے پاس (کوئی مقدمہ فیصل کروانے کو) آئیں تو ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا۔کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

10۔مفہوم: اس آیت میں اہل کتاب کے بارے میں اُن کی حقیقت سے آگاہی دی گئی

ہے۔ایک تو یہ آپ کے ہدایت شدہ پیغام کو رستے میں بدلتے رہتے ہیں۔اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں۔ان کی جاسوسی کرتے ہیں۔اور جھوٹ سے آپ کے پاس کوئی مقدمہ کا فیصلہ کروانے کے لیے آتے ہیں۔تاکہ آزمائیں توریت کے احکامات کے بارے میں قرآن پاک کیا کہتا ہے۔یہ آپ کو اختیار ہے۔کہ ان کے مقدمہ کا فیصلہ کریں یا اعراض کریں۔اگر کرنا چاہیں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دینا۔چونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔یہ آیت لوگوں کو اہل کتاب کے ماننے والوں کی وہ حقیقتیں بیان کرتی ہیں۔جو اُن کو ہم شکلوں سے پہچان نہیں سکتے۔

پارہ نمبر 10 سورہ 8 الانفال آیت 65 مندرجہ ذیل

اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک ﷺ سے فرما رہے ہیں۔(ترجمہ) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لیے کافر ایسے لوگ ہیں کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

11۔مفہوم: اللہ تعالیٰ اس آیت میں نبی پاک ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔کہ آپ مسلمانوں کو جہاد کے لیے ترغیب دیں۔اور دین اسلام کے لیے ایک خاص قسم کی فوج تیار کی جائے اور تبلیغ کے دائرہ کو بڑھایا جائے اور اُن کے اندر دینِ اسلام کی رمق پیدا کی جائے کہ ہر طرف اللہ تعالیٰ کا نظام رائج ہو۔تاکہ مسلم اور غیر مسلم کو انصاف ملے چونکہ دین زبردستی کا نام نہیں بلکہ دنیا میں رہنے کے تقاضے پورے کرنے کا نام ہے۔ایمان لانا یا نہ لانا لوگوں کے اختیار میں دے دیا گیا اس کا حساب وکتاب موت کے بعد ہونا ہے۔لیکن دنیا میں اسلام کو روشناس کروانا مسلمانوں کا کام ہے وہ اپنے دین کے سنہری اصولوں سے لوگوں کو آگاہ کریں لیکن جو کچھ خود ہی گمراہی اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔بلکہ کچھ اپنے وعدہ کے مطابق مہلت دیئے ہوئے ہیں۔

پارہ نمبر 5 سورہ نمبر 4 آیت نمبر 33

ترجمہ: جو مال ماں باپ رشتہ دار چھوڑ مریں تو ہم نے ہر ایک کے حقدار مقرر کر دیئے ہیں۔ جن لوگوں سے عہد کر چکے ہو ان کو بھی ان کا حصہ دو۔ بیشک ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے۔

12۔ مفہوم: بظاہر یہ آیت جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو شریعت کے مطابق جو وارث حق دار ہیں اُن کے حصے مقرر کیے ہوئے ہیں ان تک پہنچا دو لیکن آیت کا آگے والا حصہ عہد سے منسلک ہے۔ یعنی قرآن پاک کی روشنی کے مطابق کچھ حصہ ایسے لوگوں تک پہنچایا جائے جو دین اسلام کے لیے رُک جائیں یا روکے جائیں۔ اور مسکین اور غربا لوگوں کو اُن کا حق ادا کیا جائے۔ اُس کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ اور مرنے والے کے لیے صدقہ خیرات کا اہتمام بھی لازمی ہے۔ یہ ایک دین سے لوگوں کا عہد ہے جس کا طریقہ نبی پاک ﷺ نے متعارف کروایا دیا ہے۔

ترجمہ: مومنوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور موت بھی آئے تو (فرقہ پرستی سے بچتے ہوئے) صرف مسلمان ہی مرنا۔ پارہ نمبر 4 سورہ نمبر 3 آیت نمبر 102 مندرجہ ذیل

13۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ مجھ سے ڈرو یعنی میرے تمام احکامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارو اور نبی پاک ﷺ کے احکامات پر عمل کر کے دکھاؤ جیسا کہ انہوں نے یعنی آپ ﷺ کے پیروکار صحابہ کرام جیسی زندگی گزاری۔ جن کے اندر کسی قسم کا فرقہ پرستی نہیں تھی۔ جب بھی تجھے موت آجائے یعنی جنگ کی صورت میں ہو یا تبلیغ کی صورت میں ہو۔ یا تجارت کی صورت میں ہو۔ اپنے آپ کو دین اسلام کے لیے وقف کرو۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کی سعادت حاصل کر سکو۔

پارہ نمبر 4 سورہ نمبر 4 آیت نمبر 8 مندرجہ ذیل

14۔ ترجمہ: جب میراث کی تقسیم کے وقت رشتہ دار یتیم اور محتاج آجائیں اور ان کو بھی اس میں سے دے دیا کرو اور اس شریں کلامی سے پیش آیا کرو۔

پارہ نمبر 4 سورہ نمبر 4 آیت نمبر 11۔ (قرآن سے تفصیل پڑھیں)
تمام وراثت کے حصہ داروں کی تفصیل ہے

پارہ 10 سورہ نمبر 8 آیت نمبر 66 مندرجہ ذیل
15۔ ترجمہ: رب تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ تم میں سے کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہونگے۔ اور وہ سو پر غالب رہیں گے ایک ہزار ہونگے اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

پہلے علماء کرام جنہیں ہم علیٰ رتبہ عطا کرتے ہیں اُن کی زبانی اور تحریر شدہ خطاب الاتقان کے حوالے سے منسوخ آیات کی تعداد درج ذیل ہیں۔

شاہ ولی اللہ بیان کرتے ہیں پہلے علماء کرام قرآن پاک میں پانچ سو آیات کو منسوخ تسلیم کرتے رہے۔ متاخرین کے نزدیک منسوخ آیات کی تعداد چند آیات سے آگے نہیں بڑھتی جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں بیس آیات کو منسوخ تسلیم کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ کے نزدیک صرف پانچ آیات منسوخ ہیں۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان تمام مصنوعی رکاوٹوں کو جو کہ بغیر دلیل اور خود ساختہ ہیں۔ اور اہل کتابیوں کی ترجمانی کرتی ہے جو کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا خود ساختہ علم تھا جس سے انہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کیا تھا۔ قرآن پاک ان تمام چیزوں کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء علیھم السلام کو قرآن کے ذریعے ہدایت دی ہے۔ کہ میرے (نبی) میرے حکم کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ اور ساتھ اس کی سند بھی نازل کر دی ہے۔ کہ میرے تمام انبیاء علیھم السلام اور حضرت محمد ﷺ قرآن کے علاوہ کچھ بیان نہیں کرتے۔ اور جو قرآن پاک میں آیات نازل ہوئی ہیں۔ اُن چیزوں کے متعلق احادیث بیان

کرتے ہیں اورانہی کی تشریح کرتے ہیں۔اور جو قرآن کے برابر کسی اور کتاب کو لے کر آتے ہیں۔وہ شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ جولوگ ہماری آیتوں میں کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں ہرادیں وہ عذاب میں حاضر کیے جائیں۔

پارہ نمبر 22 سورۃ 34 آیات نمبر 38 صفحہ نمبر 588

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی جھوٹ بات بنالاتے لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ پھر ان کی شہ رگ گردن کاٹ ڈالتے۔پارہ نمبر 29 سورۃ 69 آیات نمبر 46-44 صفحہ نمبر 785

ترجمہ: جھوٹ افتراء تو وہی لوگ (خودساختہ عقائد اور روایات وہی لوگ گھڑتے ہیں) کیا کرتے ہیں۔جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

ان آیات کا مفہوم اس بات کی دلالت پیش کرتا ہے۔کوئی نبی بھی اللہ کے حکم کے بغیر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں رکھتا جو کہ قرآن پاک کی کسی آیت کو منسوخ کرے۔ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عقیدہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

پارہ نمبر 14 سورہ نمبر 16 آیت 105 مندرجہ ذیل

عطاالرحمٰن شادباغ فون نمبر 0323-4415117

قرآن پاک کی ایک آیت تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا متشابہ آیات میں سے ہے:
قرآن خود اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے لیکن اُن کے سیاق وسباق کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔
ہمارے لوگ اس آیت کا غلط مفہوم لے لیتے ہیں۔ جو کہ شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ اور شیطان بے علم لوگوں کو گناہوں کے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ اور لوگ یہاں تک کہ کفریہ کلمات کہہ دیتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قرآن پاک کو سمجھ نہیں پائے بے سمجھی کی وجہ سے ایسے الفاظ ادا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کے بارے میں تم جانتے نہیں ہو۔ اس کے باوجود لوگ اپنا قبلہ درست نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ آیت اس بات کی دلیل پیش کرتی ہے۔ کہ جو چاہے ہدایت لے لے اور جو چاہے اپنے لیے گمراہی کا رستہ اختیار کرے۔ بہت سے لوگ ایسے ہی گمراہ ہوئے ہیں جن کے پاس اُس چیز کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ اسطرح کی دو مثالیں دیتا ہوں۔ حالانکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میری بندگی کرو۔ میری تسبیح کرو۔ مجھے یاد کرو۔ اور جو میرے ذکر و عبادت میں مشغول رہے گا اُسے شیطان گمراہ نہیں کر سکے گا۔ اور پھر میں دنیا اور آخرت میں تمہارا ذکر بلند کروں گا۔ جیسا کہ یہ آیت نبیوں کے لیے تھی اور پھر اُن کے بعد دین کے وارث بھی شامل ہونگے۔ مثلاً صحابہ کرامؓ اور اس کے بعد ولی اللہ یا دنیا کا کوئی بھی درجہ آپ دیتے ہیں۔ یہ بات قرآن کی دلیل کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لیے آیت نازل کی کہ اے بنی اسرائیل تم میرا ذکر کرو میری عبادت کرو اور میں تمہارا ذکر کروں گا یعنی دنیا اور آخرت میں تمہارے درجے بلند کروں گا۔ اور تمہارا نام روشن کروں گا۔ کہ تم مجھے یاد کرو اور میری فرمابرداری کرو گے تو جب تک تم دنیا میں رہو گے۔ تو میں تمہارے درجہ بلند رکھوں گا اور آخرت میں صالحین کے درجہ میں شامل کریں گے۔ حضرت محمد ﷺ کے درجہ کا ذکر اس دنیا میں ورفعنالك ذكرك کی سورت میں نازل کر دیا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور قیامت تک دنیا میں اُن کی فضیلت بڑھتی جائے گی اور بعد از انبیاء جو حضور پاک ﷺ کے پیروکار ہونگے۔ انہیں بھی ایسے ہی رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ جیسا کہ بہت سے صحابہ کرام اور اولیاء اللہ اور علم

رکھنے والے حضرت علامہ اقبال جیسی ہستیاں جن کا نام روشن رہے گا۔ مثلاً کسی نے بابا فرید گنج شکرؒ سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ اس وقت کیا کر رہے ہیں تو بابا فرید گنج شکرؒ نے کہا کہ جو میں کر رہا ہوں وہی اللہ پاک کر رہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات کہتے ہیں جو لوگ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ ایسی چیزوں سے شرک جنم لیتا ہے۔ اور اسطرح کچھ واقعات غوث پاک سے بھی منسوب کیے ہوتے ہیں۔ اور کچھ دوسرے اولیاء سے منسوب ہیں۔ اس طرح لوگ خود ہی گمراہی کے زمرے میں آتے ہیں۔ حالانکہ ان کی تعلیمات لوگوں کی راہنمائی کرتی تھیں۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیھم السلام کے بارے میں اطاعت کے رستے بتاتی ہیں۔ لیکن پھر کون سے ایسے لوگ ہیں۔ جو اُن کی نسبت غلط چیزوں کو معاشرے میں پھیلاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ کہ میرے نبی میرے فرمان کے مطابق بیان کرتے ہیں۔ جبکہ کوئی نبی اپنے پاس سے کوئی بات نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے کچھ لوگ قرآن کا مطالعہ کیے بغیر ایسی باتیں معاشرہ میں مشہور کر دیتے ہیں۔ جو شرک اور بدعت پر مبنی ہیں۔ اور ایسے ہی (نعوذ باللہ) نبی کے نام سے منسوب کر دیتے ہیں۔ یا نبیوں کے برابر اولیاء کو لے آتے ہیں۔ یعنی اُن اولیاء کی کرامت کو انبیاء علیھم السلام کے برابر لے آتے ہیں۔ حالانکہ ایسا ہر گز نہیں ہے۔ بلکہ اولیاء اللہ کی کرامات یہ ہیں۔ کہ لوگوں کو دین کے رستے پر لے آئیں۔ اور توحید اور رسالت کا پرچار کریں۔ لیکن لوگوں نے اُن کے نام سے بہت سی خود ساختہ کرامات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو بغیر دلیل اور قرآن پاک کے اصولوں کے منافی ہوتی ہیں۔ اور معاشرہ میں اولیاء اللہ کے نام سے غلط پیغام پھیلاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ کسی بھی ولی کے پاس کوئی ایسی کرامت نہیں کہ کسی کو زندہ کر سکے کسی کو لندن یا امریکہ پہنچا سکے یا حج کروا سکے یا جنت کی ٹکٹ دلوا سکے یہ سب لوگوں کی خود ساختہ باتیں ہیں۔ اور قیامت کے دن ہر کوئی اپنے اعمال نامہ سے گھبرا ہوا ہوگا کیونکہ اُسے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کس جگہ جائے گا۔ اصل مقصد لوگوں کو گمراہی کے رستے پر ڈالنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کی عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین) عطاالرحمٰن شاد باغ

کافروں نے مکر کیا اور اللہ پاک نے اپنی خواص تدبیریں کیں

سَآءَ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ٥

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اُن کی مثال بُری ہے اور اُنہوں نے نقصان اپنا ہی کیا ہے۔ پارہ نمبر 9 سورۃ 7 آیات نمبر 177 صفحہ نمبر 227

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ٥ ترجمہ: ان میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب (توریت، انجیل) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تا کہ تم سمجھو جو کچھ وہ پڑھتے ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے۔ کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور جانتے بھی ہیں۔ پ 3 سورۃ 3 آیات نمبر 78

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یُضِلُّوْنَكُمْ وَ مَا یُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ترجمہ: بعض اہل کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں تا کہ تم کو گمراہ کردیں مگر یہ اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ پارہ نمبر 3 سورۃ 3 آیات نمبر 69 صفحہ نمبر 77

اللہ تعالیٰ تو لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتے لیکن لوگ ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

پارہ نمبر 11 سورۃ 10 آیات نمبر 44 صفحہ نمبر 279

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ [21:43] یا ہم نے اُن کو اُس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی یہ اُس سے سند پکڑتے ہیں بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ بلکہ یہ کہنے لگے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستے پر پایا ہے۔ ہم ان کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ پارہ نمبر 25 سورۃ 43 آیات نمبر 22-21

ترجمہ: ہاں جس نے ظلم کیا پھر بُرائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔

پارہ نمبر 19 سورۃ 27 آیات نمبر 11 صفحہ نمبر 514

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ○

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے عوض تھوڑا سا فائدہ حاصل کرتے اور لوگوں کو اللہ کے رستے سے روکتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں بُرے ہیں۔

پارہ نمبر 10 سورۃ 9 آیات نمبر 9 صفحہ نمبر 246

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ○ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ○ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ○

ترجمہ: اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ (کی شان) میں بغیر علم (ودانش) کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے جھگڑتا ہے۔ 8

(اے سرکش) یہ اس (کفر) کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ پارہ نمبر 17 سورۃ 22 آیت نمبر 10+8 صفحہ نمبر 450+449

ترجمہ: اللہ اُس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اُس کا شریک بنایا جائے اور اِس کے سوا گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اُس نے بڑا بہتان باندھا۔

پارہ نمبر 5 سورۃ 4 آیات نمبر 48 صفحہ نمبر 111

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ

جب اللہ نے ان لوگوں سے جن کو کتاب عطاء کی گئی اقرار لیا کہ اسے لوگوں سے بیان کرتے رہنا اور اس کی کسی بات کو نہ چھپانا تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت پھینک دیا اور جو کچھ حاصل کرتے ہیں۔ بہت برا ہے۔

پارہ نمبر 4 سورۃ 3 آیات نمبر 187 صفحہ نمبر 92

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ترجمہ: جو اُس کے بعد بھی اللہ پر جھوٹ افتراء کریں تو ایسے لوگ ہی بے انصاف ہیں۔

پارہ نمبر4 سورۃ 3 آیات نمبر94 صفحہ نمبر76

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے جو چیز آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب کو جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور اللہ سے انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

پارہ نمبر21 سورۃ 29 آیات نمبر52 صفحہ نمبر547

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور کچھ وہ لوگ ہیں جو اپنے گناہوں کا (صاف) اقرار کرتے ہیں انہوں نے اچھے اور بُرے عملوں کو ملا جلا دیا تھا اور قریب ہے کہ اللہ ان پر مہربانی سے توجہ فرمائے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ پارہ نمبر11 سورۃ9 آیات نمبر 106 صفحہ نمبر265

ترجمہ: مومنو! کیا تم اُمید رکھتے ہو یہ لوگ تمہارے دین پر ایمان لائیں گے ان میں سے کچھ لوگ احکام اللہ (توریت اور انجیل) کو سنتے پھر اُس کو سمجھ لینے کے باوجود اُس کو جان بوجھ کر بدل دیتے ہیں۔ (پ1۔2۔75)

ترجمہ: کیا لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ کو (سب) معلوم ہے۔ (پ1۔2۔77)

کتاب حق پر باطل روایت کا لباس مت چڑھاؤ یوں حق کو چھپانے کی کوشش نہ کرو جبکہ تمہیں اچھی طرح علم ہے۔ (پ1۔2۔42)

ترجمہ: اہل کتاب تم حق (وحی) کو جھوٹ (کی روایات) کے ساتھ گڈمڈ کیوں کرتے ہو اور اس طرح حق کو کیوں چھپاتے ہو اور تم یہ سب کچھ جانتے بھی ہو۔ (پ3۔3۔71)

ترجمہ: افسوس تو اُن لوگوں پر ہے جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بھی اللہ کی طرف سے (وحی) ہے تاکہ اس کے عوض حقیری قیمت (دنیا کے مفادات) حاصل کریں ان کے لیے تباہی ہے جو ایسے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ (پ1۔2۔79)

کافروں نے مکر کیا اللہ پاک نے اپنی خواص تدبیریں کیں

دین اسلام میں مکر کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے۔ مکر کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مکر کرنا فریب کرنا دھوکا دینا ایک ہی طرح کے الفاظ ہیں مکر لفظوں کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ کسی تحریر کے الفاظ کو بدلنا بھی اس ذمرے میں آتا ہے۔ مزید اگر ان الفاظ کی وضاحت کریں تو آپ کی عقل دنگ رہ جائے گی۔ کیونکہ حق اور باطل کو ملانا بھی اس زمرے میں آئے گا۔ ان آیتوں کا چھپانا یا فراموش کرنا ایک ہی بات ہے۔ اس لیے مکر کرنے کی سزا قرآن پاک میں بیان ہے کہ منافق اور کافر دونوں طرح کے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر مکر کیا اسطرح کے کام کرنے والے لوگوں کی دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے اگر غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اُس کے لیے معافی یا توبہ کی گنجائش ہے اگر وہ مان لیں اگر وہ اڑے رہیں تو پھر وہی مکمل گمراہ ہو چکے ہیں۔

اصل میں اس بات کا مفہوم یہ ہے کہ کافروں نے حضور پاک ﷺ کے خلاف مکر کیا یعنی نبی پاک ﷺ کے خلاف سازشیں کیں تو پھر اللہ پاک نے ان کی سازشوں کے خلاف بہتر تدبیریں کیں اور کافروں کی ہر سازش کو ناکام کر دیا۔ اسطرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلی بہت سی قوموں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا اور پھر (نعوذ باللہ) انبیاء علیہم السلام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور بہت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی جگہوں سے بدل ڈالا اور کچھ آیات کو پس پشت ڈال دیا اور کچھ آیات کے معنی تبدیل کر کے لوگوں کے سامنے اس طرح زبان مروڑ مروڑ کر بیان کرتے رہے کہ شائد جو یہ کہہ رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے حالانکہ انہی آیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ بہت ہی جھوٹے لوگ ہیں اور انہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا ہم انہیں عنقریب عذاب دیں گے یعنی اُن کے تمام جھوٹ کو سامنے لائیں گے اور لوگوں کو متنبہ کیا کہ آپ ان لوگوں کے نقش قدم پر نہ چلنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن اس طرح کی کھلی آیات کے باوجود ہم اس پر غور نہیں کرتے۔ اور ان احکامات پر عمل

نہیں کرتے ہم بغیر دلیل قرآن کے خلاف صرف ایسی روایات کو سامنے لاتے ہیں جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود نہیں ہے ان روایات سے قرآن کی اصل آیات کی نفی کر دیتے ہیں وہ جان بوجھ کر اللہ اور اُس کے رسول پر (نعوذ باللہ) جھوٹ باندھتے ہیں۔اس کے علاوہ اس طرح انبیاء علیہم السلام کی شان کے مطابق ہمیں وہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے بھی مخصوص الفاظ بیان کرنے چاہئیں جو کہ اُن کی شان کے لائق ہو۔ہم اللہ پاک کے لیے وہ غلط الفاظ استعمال کرتے ہیں جو لوگوں کے لیے یا کافروں کے لیے یا کسی بھی مخلوق کے لیے استعمال کیے جاتے ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے بلکہ اللہ پاک کیلئے منتخب الفاظ استعمال کرنے چاہئیں جو عزت کے لحاظ سے بہتر ہوں بلکہ اللہ پاک کو (اے یا تو) جیسے الفاظ سے پکارنا گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔مثلاً ایک اپنے سے بڑا آدمی ہو اور چھوٹی عمر کا بچہ یا لڑکا اُسے تو تو کے ساتھ پکارے تو اس شخص کو کتنا بُرا لگے گا اور وہ فَوراً اُسے کہے گا کہ تمہیں تمیز نہیں ہے تم کس طریقہ سے بات کر رہے ہو۔بلکہ کوئی دوسرا پاس آدمی سن رہا ہو گا تو وہ بھی اسے کہے گا کہ بیٹا آپ کہہ کر بات کریں لیکن عام آدمی کے لیے ہم اس چیز کا خیال رکھتے ہیں چاہے وہ اکیلا ہی ہو۔لیکن اللہ تعالیٰ سے بات کرتے وقت ہم بالکل اس چیز کا خیال نکال دیتے ہیں کہ ہم جیسے کسی یار سے گفتگو کر رہے ہیں الفاظ سینے (اے۔تو۔ہے۔رسول نے) وغیرہ وغیرہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے لیے عزت والے الفاظ استعمال کیا کریں۔(جیسا کہ) ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے آخری رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک کے فرمان ہیں صحابہ اکرام کی تمیز ہی تھی ادب ہی تھا کہ وہ عالیٰ مقام پر ہیں۔اللہ پاک ہمیں یہ تمام چیزیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کریں اور ادب سے نام لینے اور دوسروں تک پیغام پہنچانے کی توفیق عطا کریں۔آمین

عطاالرحمٰن شادباغ

نوٹ:

آپ تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد دوسرے ذی شعور لوگوں کو پڑھنے کیلئے دیں۔ اور اپنے بڑے بچوں کو بھی اس میں سے جو سنہری قرآن کے مطابق اصول واضح کیے گئے ہیں۔ انہیں بتائیں تاکہ جو پہلے لوگوں نے غلطیاں کی ہیں۔ جن کی وجہ سے لوگوں کا عقیدہ خراب ہوا اُس سے بچیں۔ اور اس علم کی روشنی سے آخرت کی سختیوں سے راہ نجات حاصل کریں۔ اپنے آپ کو اپنے بچوں کو دوزخ کی آگ سے بچائیں جو کہ نافرمان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اگر آپ کو مزید کتاب کی ضرورت ہے تو آپ ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔ اور ٹیلی فون نمبر 0323-4415117--0313-6780022 پر بھی رابطہ کرسکتے ہیں۔

آپ اس کتاب کے لیے جو اپنی طرف سے ہدیہ دینا چاہیں تو بھیج دیں۔ تاکہ اس سے مزید اشاعت میں مدد مل سکے۔

اکاؤنٹ نمبر 0042-0071-00369-50-2 الحبیب بینک

محمد عطاالرحمٰن

دین کو سمجھنا سب لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ کم از کم اُس کی تصدیق عین فرض ہے۔

ای میل attaurrehman689@gmail.com

اگر کسی شخص کو کسی قسم کا اعتراض یا سمجھنے میں دِقت پیش آرہی ہو تو وہ فون کر کے رہنمائی لے سکتے ہیں۔